Terror Comes Creeping

Carter Brown, Peter

صفدر صدیقی

کارٹر براؤن کے جاسوسی ناول اب تک اسی لاکھ کی تعداد میں فروخت ہو چکے ہیں

اسی کارٹر براؤن کا ایک خوبصورت کردار، وہیلر کا سنسنی خیز کارنامہ

وہ شخص سیدھا میری طرف آرہا تھا۔ اس کی رفتار میری کار سے تین گنا زیادہ تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس نے اپنا لائسنس کہاں سے حاصل کیا تھا۔ لیکن جہاں سے بھی لیا ہو غالباً ان لوگوں نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ ہائی وے پر جہاز نہیں چلائے جاتے۔ جہاز قریب تر آتا جا رہا تھا۔ میں نے بریک لگاتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دائیں جانب سڑک سے اُتر کر ایک بڑا سا گڑھا تھا۔ گڑھے میں کار لے جانا بعد میں پریشانی کا باعث بن سکتا تھا لیکن سرِدست تو مجھے اس ہوائی جہاز سے بچنا تھا۔ میں نے کار گڑھے کی جانب موڑ دی۔ جیسے ہی کار گڑھے میں پہنچی، جہاز میرے سر کے اوپر سے اس قدر نزدیک ہو کر گزرا کہ اس کے پہیئے کار کے ونڈ شیلڈ سے بمشکل چھ انچ اونچے رہ گئے تھے۔ میں نے دل ہی دل میں اسے عورتوں کی طرح کوسا کہ خدا کرے اس پر بجلی گرے۔ مگر لوگ کہتے ہیں، خدا پولیس والوں کی دُعائیں نہیں سُنتا اور میں کاؤنٹی پولیس کا لیفٹیننٹ وہیلر تھا۔ چنانچہ خدا نے میری دُعا نہیں سُنی اور جہاز اوپر اُٹھتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

مجھے اپنی ہیلے اسپورٹس کار گڑھے سے نکالنے میں دس منٹ صَرف ہوئے اور مزید پندرہ منٹ کے بعد میں اس بڑے سے لیٹر بکس کے سامنے کھڑا تھا جو ایک کچّی سڑک کے کنارے ایستادہ تھا اور جس پر موٹے موٹے حروف میں کریمر تحریر تھا۔ میں نے کار اسی کچّی سڑک پر موڑ دی۔ تقریباً ایک میل آگے جا کر کریمر کا گھر دکھائی دیا۔ گھر کے باہر میدان میں طیارے کے پرواز کرنے اور اُترنے کے لئے ایک چھوٹا سا رن وے بنا تھا جس کے کنارے پر کچھ مرد اور عورتیں کھڑے تھے۔ وہ جہاز جس نے راستے میں میرا سا لقہ پڑا تھا، اُترنے کے لئے چکر لگا رہا تھا۔ میں نے زور سے کریمر کو آواز دی۔ ایک طویل قامت کسرتی جسم آدمی میری طرف گھوما۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات پائے جاتے تھے۔

"میں اس وقت مصروف ہوں، پھر کبھی آنا" اس نے کہا۔

"میں لیفٹیننٹ وہیلر ہوں میرا تعلق کاؤنٹی شیرف کے آفس سے ہے، اور جو کچھ مجھے کہنا ہے اسے ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔"

"پولیس!" وہ طنزیہ انداز میں مسکرایا "میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟"

"پہلے تو مجھے اس شخص کا نام بتاؤ جو طیارہ اُڑا رہا ہے۔"

"وہ کیوں؟"

"کیونکہ میرا تعلق پولیس سے ہے اور میں نے تم سے ایک سوال کیا ہے۔ مزید برآں میں اس آدمی کو پبلک کو ہراساں کرنے کے جرم میں گرفتار کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا لائسنس ضبط کرنا چاہتا ہوں اور اسے کم سے کم دو ماہ جیل کی ہوا کھلانا چاہتا ہوں۔ تم نے زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش کی تو تمہیں بھی اس کا شریکِ حوالات بنایا جا سکتا ہے۔"

میری دھمکی نے کریمر کو بڑی حد تک سیدھا کر دیا۔

"اس کا نام میک گریگر ہے۔" اس نے جواب دیا "اور وہ ایک بہترین اور تجربہ کار پائلٹ ہے۔"

میں نے اسے بتایا کہ ہائی وے پر کس طرح مجھے گڑھے میں پناہ گزین ہونا پڑا تھا۔ کریمر نے ایک قہقہہ لگایا۔

"اتنی سی بات پر تمہیں اتنا بُرا نہیں ماننا چاہیئے۔" اس نے کہا "میک مذاق کر رہا ہوگا۔"

"بے شک۔ آخر تمہاری حسِ مزاح کو کیا ہوا؟" دوسرا آدمی بول اٹھا "ذرا سا مذاق بھی برداشت نہیں کر سکتے۔"

"یہ کون ہے؟" میں نے دوسرے آدمی کے بارے میں پوچھا۔

"اس کا نام سام فورڈ ہے۔" کریمر نے بتایا "دراصل یہ ہم پرانے ہم پیشہ دوستوں کی تجدیدِ ملاقات ہے، ہم ایک ساتھ کوریا کی لڑائی میں شامل رہے ہیں ......"

"اور اس سے پہلے دوسری جنگِ عظیم میں یورپ کے محاذ پر بھی ایک ساتھ تھے۔" سام فورڈ نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ اس وقت ہمارے لیفٹیننٹ صاحب بہادر پیٹرول کے کوپن چیک کرتے پھر رہے ہوں گے۔"

"کیا ہم لوگ تہذیب کے دائرے میں رہ کر بات نہیں کر سکتے۔" تیسرے آدمی نے فورڈ کو گھورا۔ "تم اپنا مُنہ بند ہی رکھا کرو تو اچھا ہے۔" اور پھر فورڈ کی نفرت بھری نگاہ نظر انداز کرتے ہوئے مجھ سے بولا۔ "میرا نام ریڈ ہوفنر ہے لیفٹیننٹ! تم فورڈ اور کریمر سے مل ہی چکے ہو۔ میک گریگر سمیت ہم سب کوریا کی جنگ میں ایک ساتھ رہے ہیں جیسا کہ کریمر نے تمہیں بتایا۔ مجھے اُمید ہے کہ ابھی ایک منٹ میں میک تم سے اپنی غلطی پر معذرت خواہ ہوگا۔" اور پھر میرے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم اس معمولی سی بات کو فیڈرل کیس تو نہیں بنانا چاہتے ہو گے؟"

"میں یہی چاہتا ہوں۔" میرا جواب تھا۔

ایک ناخوشگوار خاموشی چھا گئی جسے ان میں سے ایک عورت نے توڑا۔ اس کے بال سُرخ اور آواز بڑی میٹھی تھی۔

"لیفٹیننٹ! میں سیلی کریمر ہوں۔" اس نے کہا۔ "فی الحال میرا شوہر اور اس کے دوست کالج کے شوخ اور کھلنڈرے لڑکے معلوم ہوتے ہیں، لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ عام طور پر ان کا رویّہ مہذّب، باشعور اور کاروباری شہریوں جیسا ہوتا ہے۔"

اس دوران طیارہ رن وے پر اُتر کر رُک گیا تھا۔ اس میں سے ایک طویل قامت تومند آدمی نکل کر ہماری طرف بڑھا۔

"ابھی بڑے مزے کی بات ہوئی۔" اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "یہاں سے کوئی پندرہ میل کے فاصلے پر کوئی احمق اپنی اسپورٹس کار میں اس طرح جا رہا تھا جیسے ہائی وے اس کے باپ کی ملکیت ہو۔ میں نے جہاز کو ایک ہی غوطہ دیا تھا کہ وہ ڈر کے مارے کار سمیت ایک گڑھے میں جا چھپا۔"

"مسٹر میک گریگر!" میں بڑے نرم لہجے میں بولا۔ "مجھے اپنا تعارف کرانے کی اجازت دو۔ میرا نام لیفٹیننٹ وہیلر ہے اور ابھی تم جس احمق کا ذکر کر رہے تھے وہ میں ہی تھا۔"

میک گریگر نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ وہ کچھ گڑبڑا سا گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کہے۔ سیلی کریمر کے ساتھ ہی ایک سنہری بالوں والی لڑکی کھڑی تھی۔ اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔ میں نے پہلی مرتبہ اس کی طرف غور سے دیکھا اور مجھے افسوس ہوا کہ میں نے اسے اب تک کیوں نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ ایک سیاہ رنگ کا چُست سوئیٹر اور اس سے زیادہ چُست پتلون پہنے تھی۔

"میک کی غلطی کے پیشِ نظر میری ایک تجویز ہے۔" وہ بولی۔ "اگر وہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے اور اپنی ناک پر تمہیں ایک گھونسا مارنے کی اجازت دے دے تو کیا تمہارا غصّہ فرو ہو جائے گا لیفٹیننٹ!"

"اے اینجل!" میک گریگر نے احتجاج کیا۔ "تم تو میری ناک تڑوانے کی بات کر رہی ہو۔"

"یہ کاؤنٹی جیل میں دو ماہ گزارنے سے ہزار درجے بہتر ہوگا۔" اینجل نے کہا اور میری طرف دیکھا۔ "بولو، کیا کہتے ہو لیفٹیننٹ! میں تمہاری اسپورٹس مین شپ سے اپیل کرتی ہوں۔"

"یہ میک کا مسئلہ ہے۔" ریڈ ہوفنر نے بیتابی سے کہا "اور اس کا حل اسے ہی سوچنا ہے۔" وہ گھوم کر کریمر سے مخاطب ہوا۔ "میرا مطلب ہے کہ ہم اس کی وجہ سے اپنا ہوابازی کا مقابلہ کیوں خراب کریں، اسے جاری رہنا چاہیئے۔ میک کے بعد تمہاری باری ہے۔"

"یہ میرا گھر اور میرا طیارہ ہے اور بدقسمتی سے تم سب میرے مہمان ہو۔" کریمر نے جواب دیا۔ "میں میک کو چھوڑ کر اس طرح نہیں جا سکتا۔"

"تب پھر میں جاتا ہوں۔ تمہارے بعد میرا نمبر تھا۔" ہوفنر نے کہا۔

"ایک اچھی لڑکی کی طرح جُھک جاؤ۔" سیلی نے اینجل سے کہا۔ "اور ہم

پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش مت کرو کہ تمہیں اس میں لطف نہیں آتا۔"

ایک گہری سانس لے کر اینجل ہوفنر کی جانب پشت کر کے اس طرح جھک گئی کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں پر ٹکے ہوئے تھے۔ ہوفنر نے آگے بڑھ کر اس کی پتلون کے سب سے زیادہ چُست حصے پر ایک زوردار ہاتھ مارا۔

"گڈ لک اینجل!" وہ بولا اور طیارے کی طرف چل دیا۔

"اوچھ۔" اینجل کے مُنہ سے نکلا۔ وہ جلدی سے سیدھی ہو گئی اور وہ جگہ سہلانے لگی جہاں ہاتھ مارا گیا تھا۔

"گڈ لک — ہوفنر!" اس نے بالآخر کہا۔

"یہ سب کیا ہے؟" میں نے تعجب سے پوچھا۔

"یہ ایک طرح سے ہماری ایک رسم ہے۔" کریمر نے بتایا۔ "اینجل ہماری خوش بختی کی علامت ہے۔ ہم اس طرح ہاتھ مار کر اپنی پرواز کے لئے نیک شگون لیتے ہیں۔"

"کیا اینجل کے علاوہ اس کا اپنا کوئی نام نہیں ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"ہوا کرے مگر ہم اسے صرف اینجل کہتے ہیں۔" سیلی نے جواب دیا۔ "کیوں ٹھیک ہے نا اینجل؟"

"بالکل۔ اور لیفٹیننٹ! تم نے ابھی تک میری تجویز کا جواب نہیں دیا۔ کیا تم میک کی ناک پر گھونسا مارنے کے لئے آمادہ ہو؟"

"مجھے اس کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ خاص طور سے اس صورت میں جبکہ اسے جواب دینے کی اجازت نہ ہو۔ میں اس طرح کسی سے نہیں لڑتا۔"

"مرد بنیادی طور پر حیوانی جبلت رکھتے ہیں۔" سیلی نے کہا۔ "کیوں اینجل! کیا خیال ہے؟"

"یقیناً۔" اینجل بولی۔ "ورنہ وہ ہم عورتوں کے لئے اتنی کشش کیوں رکھتے؟"

اس سے پہلے کہ سیلی یا کوئی اور کچھ اور کہتا دفعتاً ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ میں نے چونک کر آسمان کی طرف دیکھا۔ طیارہ، جسے اس وقت ریڈ ہوفنر اُڑا رہا تھا، آگ کے شعلوں میں لپٹا ہوا تیزی سے نیچے گر رہا تھا۔

"اوہ میرے خدا!" سیلی کے مُنہ سے نکلا۔ "یہ کیا ہوا؟"

"اب ہوفنر کا کیا ہو گا؟ ہمیں اس کی مدد کے لئے کچھ کرنا چاہیئے۔" اینجل نے گھبرا کر کہا۔

"ہم اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔" فورڈ نے جواب دیا۔ "وہ اس وقت سچ مچ کے اینجل یعنی فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔"

"آخر یہ حادثہ کیسے ہوا؟" سیلی نے کہا۔ "کلف نے جو ہمارا مکینک ہے آج صبح ہی جہاز کو اچھی طرح چیک کیا تھا۔ اگر جہاز کے انجن وغیرہ میں کوئی خرابی ہوتی تو......"

"حادثہ۔" کریمر نے طنزیہ لہجے میں اس کی بات کاٹی۔ "یہ حادثہ نہیں تھا۔ تم نے دیکھا نہیں کہ جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اور اب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا مقصد ریڈ ہوفنر کو ختم کرنا تھا یا مجھے؟"

شیرف لیوز نے میری طرف گھور کر دیکھا۔

"مجھے پہلے ہی سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ تمہیں وہاں بھیج کر میں غلطی کر رہا ہوں۔" اس نے کہا۔ "لوگوں نے شکایت کی تھی کہ کریمر اور اس کے دوست ہوائی جہاز کو اس خطرناک طریقے سے اُڑاتے ہیں اور اکثر ان کے مکانات کی چھتوں تک اتنا نیچا لے آتے ہیں کہ انہیں ہر لمحہ کسی حادثے کا خوف دامنگیر رہتا ہے۔ لیکن اس سیدھی سادی شکایت کی تحقیقات کرنا تمہارے شایانِ شان نہ تھا۔ چنانچہ تم نے اپنے ذوق کی تسکین کے لئے ایک قتل کا کیس تلاش کر لیا — یہی بات ہے نا؟"

"تم تو مجھے شرمندہ کر رہے ہو شیرف۔" میں نے نرمی سے جواب دیا۔ "لیکن میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص نے طیارے میں بم رکھا تھا وہ میں نہیں تھا۔"

شیرف نے اپنے گول مٹول چہرے میں ایک سگار ٹھونسا، اسے سُلگایا اور پھر پوچھا۔ "اس بات میں تو کوئی شُبہ نہیں کہ وہ بم ہی تھا؟"

"بم اسکواڈ کے کارکن اور دھماکہ خیز اشیاء کے ماہر ڈونالڈ کی رائے تو یہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ بم کے ساتھ اسے مقررہ وقت پر اُڑانے کے لئے کوئی ٹائم مشین بھی لگا دی گئی تھی اور یہ بم طیارے کے اگلے حصے میں چُھپا کر رکھ دیا گیا تھا۔"

اس سے پہلے کہ شیرف لیوز کوئی اور بات کہتا اس کی سیکریٹری نے اندر آ کر بتایا کہ کوئی شخص جو اپنا نام فلپ ارونگ بتاتا ہے طیارے کے حادثے کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ مسٹر کریمر کا وکیل ہے اور اس کے پاس کچھ اہم معلومات ہیں۔ اس کے چند سیکنڈ کے بعد جو شخص کمرے میں داخل ہوا وہ اوسط درجہ کے قد و قامت اور چھریرے جسم کا مالک تھا۔ اس نے نہایت بیش قیمت کپڑے اور بہترین تراش کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اور اپنے انداز سے کچھ ایسا ہی نظر آنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔ اس نے آتے ہی شیرف سے مصافحہ کیا۔

"میرا نام فلپ ارونگ ہے اور میں مسٹر کریمر کا سیکریٹری ہوں۔"

شیرف نے اس سے ہاتھ ملایا۔ میرا تعارف کرایا اور یہ کہ میں کیس کی تحقیقات کر رہا ہوں۔ پھر اسے بیٹھنے کے لئے کرسی پیش کی۔

"میں بتا نہیں سکتا کہ مجھے صبح کے المناک سانحہ پر کتنا افسوس ہوا ہے۔" اس نے خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا۔ "اتفاق سے کل رات میں خود کریمر کے مکان پر تھا اور صبح یہ حادثہ ہونے سے صرف ایک گھنٹہ قبل وہاں سے روانہ ہوا تھا۔"

"یہ ایک المناک سانحہ ہی نہیں قتل کی سازش بھی ہے۔" شیرف نے جواب دیا۔ "کسی نے طیارے میں ٹائم بم رکھ دیا تھا۔"

ارونگ نے اس اطلاع پر کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔

"مجھے بھی اسی بات کا شُبہ تھا۔" اس نے کہا۔ "اور یہ اچھا ہی ہوا کہ میں سیدھا تمہارے پاس آ گیا کیونکہ میں تمہیں اس حادثے کے تمام پسِ منظر کے

بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ اس میں کچھ وقت ضرور لگے گا لیکن حالات کو جاننے کے لئے یہ بہت اہم و ناگزیر ہے۔"

"تم وقت کی فکر نہ کرو۔" میں نے کہا۔ "ہمارے پاس وقت ہی وقت ہے۔" اگرچہ شیرف نے مجھے گھور کر دیکھا لیکن میں نظر انداز کر گیا۔ "۱۹۴۲ء میں جبکہ کریمر کی عمر انیس سال کی تھی اس نے ایر فورس جوائن کی اور ۱۹۴۵ء میں وہ ایک ہیرو بن چکا تھا۔ ایک لڑاکا طیارے کے پائلٹ کی حیثیت سے اس نے دشمن کے انیس جنگی طیارے تباہ کئے تھے۔ پھر جب وہ اپنے قصبے میں واپس آیا تو اس کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ میری ایک موکلہ جو خود بھی کینن بلف کے قصبے میں رہتی تھی، اس کی جانبازی سے اس درجہ متاثر ہوئی کہ اس نے نوجوان کریمر کے لئے ایک ٹرسٹ قائم کر دیا جس سے زندگی بھر چار ہزار ڈالر سالانہ کی آمدنی ملتی رہتی۔ لیکن اسی کو کافی نہ سمجھتے ہوئے اس نے ایک نئی کمپنی میں اپنے خریدے ہوئے حصص کی نصف تعداد کریمر کے نام کر دی۔ اس کمپنی کا نام تھا الائیڈ اینڈ جنرل الیکٹرونک آلسکا پورپٹیڈ۔ اور اس نے کچھ ہی دن پہلے کاروبار شروع کیا تھا۔ مجھے یہ بتلانے کی ضرورت نہیں، تم خود بھی جانتے ہو کہ کمپنی کو بیحد کامیابی ہوئی اور اس کا کاروبار اتنا پھیل گیا کہ جو حصص کریمر کے پاس تھے اب ان کی وجہ سے اسے کم و بیش پچھتّر ہزار ڈالر سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے اور اس کی جملہ ملکیت کی قیمت دس لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ پہنچ چکی ہے۔"

"گویا وہ بہت دولتمند آدمی ہے۔" میں نے کہا۔ "تمہارا مطلب یہ تو نہیں کہ اس کی دولت کی وجہ سے اسے قتل کرنے کی کوشش کی گئی تھی؟"

"میرا خیال ہے کہ جب تم ان لُچے لفنگے دوستوں کے بارے میں تحقیقات کرو گے جو آجکل کریمر کو گھیرے رہتے ہیں تو یہ بات تمہیں خود معلوم ہو جائے گی۔"

"دوسرے الفاظ میں اس کے مرنے کے بعد ان دوستوں میں سے کوئی اس کی جائیداد کا وارث ہو گا۔" شیرف لیوز نے پوچھا۔

"کیسی بیکار باتیں کرتے ہو۔" ارونگ نے ناگواری سے کہا۔ "اس کی بیوی اس کی جائیداد کی وارث ہے۔"

"تب تو اس کے دوستوں کے مقابلے میں اس کی بیوی کے بارے میں زیادہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ اس کی موت کی خواہش مند ہو گی۔" میں نے کہا۔

"ہرگز نہیں۔" ارونگ نے پُرزور لہجے میں کہا۔ "میں اب تک جتنی خواتین سے ملا ہوں سیلی کریمر ان سب سے زیادہ شریف، مہذب اور با اخلاق ہے۔ وہ اپنے شوہر سے بیحد محبت کرتی ہے۔ اس کے برعکس مجھے یقین ہے کہ کریمر کے نام نہاد دوست اس کے حد سے زیادہ مقروض ہیں۔ وہ برسوں سے طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اس سے رقم اینٹھتے اور قرض لیتے رہے ہیں۔"

"مسٹر ارونگ!" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "کیا میں تم سے ایک ذاتی سوال پوچھ سکتا ہوں؟"

"ضرور۔"

"جنگ کے زمانے میں تم کیا کرتے رہے تھے؟"

خبطِ صفائی

بعض افراد کو صفائی کا خبط ہوتا ہے۔ ذرا سا شک ہو جائے اور وہ وہم میں پڑ جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایک وہمی کسی دعوت میں گئے۔ ان کے سامنے جو گلاس رکھا تھا حسبِ عادت اُنہوں نے اُسے اُٹھا کر نیپکن سے صاف کیا۔ بیرا کھڑا دیکھ رہا تھا۔ سمجھا کہ شاید یہ گلاس گندا ہے۔ اُس نے جلدی سے وہ گلاس ہٹا کر دوسرا رکھ دیا۔ ان صاحب نے اُسے بھی نیپکن سے صاف کر ڈالا۔ بیرے نے وہ گلاس بھی بدل دیا۔ ان صاحب نے اس تیسرے گلاس کو بھی صاف کر کے میز پر رکھ دیا۔ جب بیرا اُسے اُٹھانے کو آگے بڑھا تو وہ میزبان سے بولے:

"آپ نے تو مجھے دعوت پر بلایا ہے اور آپ کا بیرا یہ چاہتا ہے کہ سارے گلاس میں صاف کروں۔"

مرسلہ: فاطمہ بی بی۔ کراچی

"میں کالج میں بڑی محنت سے قانون کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔"

"بات سمجھ میں آتی ہے۔" شیرف نے کہا اور پھر پوچھا۔ "کیا تمہارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت موجود ہے کہ کریمر کے دوستوں نے اسے مارنے کے لئے طیارے میں بم رکھا تھا؟"

"جی نہیں۔"

"تب مجھ پر ایک مہربانی کرو۔" شیرف چلا کر بولا۔ "اس سے پہلے کہ میں تمہیں اٹھوا کر باہر پھینکوا دوں، میرے دفتر سے نکل جاؤ۔"

کریمر کے گھر کا دروازہ کھولنے کے بعد سارجنٹ پولنک دیر تک میری طرف دیکھتا رہا۔

"لیفٹیننٹ! کیا تم اندر آنا چاہتے ہو؟" آخر اس نے پوچھا۔

"ٹھیک سمجھے۔" میں نے جواب دیا۔ "میں نے اسی خیال سے دروازے پر دستک دی تھی۔"

"میں جانتا تھا کہ یہ خوش قسمتی زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ سکتی۔"

"کیا مطلب؟"

"یہی کہ تمہاری عدم موجودگی میں، میں کسی کیس کی تحقیقات کروں۔" اس نے جواب دیا۔ "تمہارے ساتھ کام کرنے کے سلسلے میں یہ پہلا کیس ہے جس میں ایک نہیں دو دو حسین عورتوں کو دیکھنے کا موقع ملا تھا مگر مجھے اندیشہ تھا کہ یہ خوش نصیبی جلد ہی ختم ہو جائے گی اور دیکھ لو کہ ایسا ہی ہوا۔"

میں اسے ایک طرف ہٹا کر اندر داخل ہوا۔ میرے بھاری بوٹوں کی

چاپ سن کر ہر فرد گھوم کر مجھے دیکھنے لگا۔

"گڈ ایوننگ لیفٹیننٹ!" سیلی نے کہا۔ "ہم تمہیں اپنی پُرمسرت تقریب میں خوش آمدید کہتے ہیں۔"

"خاموش رہو سیلی!" کریمر سخت لہجے میں بولا۔ "میں یہ بات فراموش نہیں کرسکتا کہ صبح ہوائی جہاز میں ہوفنر کی جگہ میں اس بم کا شکار ہوسکتا تھا۔"

"کیا پھر کچھ جھگڑا کرنے آئے ہو؟" میک گریگر نے کہا۔

"نہیں۔ فی الوقت تو میں ایک قاتل کی تلاش میں ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "ممکن ہے تم اس معیار پر پورے اُترتے ہو۔"

"تمہیں یہ پُرسکون ماحول خراب نہیں کرنا چاہیئے لیفٹیننٹ!" سیلی نے کہا۔ اینجل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ہم سب اپنے ایک دوست کی موت کے غم میں سوگوار بیٹھے شراب سے دل بہلا رہے ہیں۔"

"میں آج صبح کے لئے ترتیب دیئے گئے پروگرام کی تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔ "کیا اس طرح کی دعوتیں عام طور پر ہوتی رہتی ہیں؟"

"میں تمہیں صبح ہی بتا چکا ہوں کہ یہ ایک طرح کی تجدیدِ ملاقات اور پُرانی یادوں کو تازہ کرنے والی دعوت تھی۔" کریمر نے کہا۔ "ہم اس طرح آپس میں مل کر تھوڑی ہوابازی کرنا، شراب پینا اور آپس میں باتیں کرنا پسند کرتے ہیں میرے خیال میں ایسا تو کوئی قانون نہیں جو ہمیں اس طرح مل بیٹھنے سے روکتا ہو۔"

"کیا آج صبح کا پروگرام رات تیار کرلیا گیا تھا یا صبح ہی طے ہوا تھا؟"

"ہمیں معلوم تھا کہ صبح ہوابازی کا مقابلہ ہوگا۔" فورڈ بولا۔ "ہمارا اکٹھے ہونے کا اوّلین مقصد ہی یہ تھا۔"

"کیا یہ بات طے ہوچکی تھی کہ تم لوگ کس ترتیب سے طیارہ اُڑاؤ گے؟"

"یقیناً۔" کریمر نے جواب دیا۔ "ہم نے گزشتہ رات ٹاس کرکے اس کا فیصلہ کرلیا تھا۔ پہلا نمبر میک گریگر کا تھا۔ پھر میری باری تھی اور میرے بعد ریڈ ہوفنر اور سام فورڈ کو جہاز لے کر جانا تھا۔"

"ایک کے بعد دوسرے کی باری آنے میں کتنا وقفہ طے ہوا تھا؟" میں نے سوال کیا۔ "میرا مطلب ہے طیارہ اُترنے کے بعد۔"

"اس میں اتنی ہی دیر لگتی تھی جتنی ایک کے اُترنے اور دوسرے کی اس کی جگہ لینے میں ہوتی ہے۔"

"گویا اگر کسی نے جہاز میں ٹائم بم رکھ کر تمہیں مارنے کا منصوبہ بنایا تھا تو اسے بڑی حد تک اس بات کا اندازہ تھا کہ تم کس وقت جہاز میں موجود ہوگے؟"

"ہاں۔" کریمر نے آہستہ سے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اگر تم میں سے کوئی ٹائم بم حاصل کرنا چاہتا ہو تو وہ کیا کرے گا؟" میں بولا۔ "آیا وہ کسی سے بم بنوائے گا یا خود ہی بنالے گا؟ میرا اندازہ ہے کہ جنگ میں شریک ہونے کی وجہ سے تم میں سے ہر ایک کو بارودی اسلحہ کے متعلق اتنی معلومات تو ضرور ہوں گی کہ ضرورت پڑنے پر وہ خود بم تیار کرسکے اور اسے ایک مقررہ وقت پر پھٹنے کے لئے سیٹ کرسکے۔"

اچانک سیلی نے چونک کر اپنے شوہر کا بازو پکڑ لیا۔

"میوزیم!" اس کے مُنہ سے نکلا۔

"خدا کے لئے خاموش رہو۔" کریمر نے کہا۔ "تم جب بھی مُنہ کھولتی ہو کوئی نہ کوئی ایسی بات کہہ دیتی ہو جو حالات کو اور اُلجھا دے۔"

"کیسا میوزیم؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"میرا اپنا جنگی میوزیم۔" کریمر نے بتایا۔ "تہ خانے میں میں نے اپنی دلچسپی کے لئے ایک پرائیویٹ میوزیم بنا رکھا ہے۔"

"میں اس میوزیم کو دیکھنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"ضرور۔" فورڈ کریمر سے مخاطب تھا۔ "ذرا لیفٹیننٹ کو بھی بتادو کہ لڑائی کیا ہوتی ہے اور کیسی ہوتی ہے۔"

میں اور کریمر تہہ خانے میں پہنچے۔ کریمر نے دروازہ کھولا۔ اندر داخل ہوکر بجلی کا بٹن دبایا۔ میں نے دیکھا وہ میوزیم کیا تھا ایک اچھا خاصا اسلحہ خانہ تھا جس میں ہر قسم کے اسلحہ کثیر تعداد میں جمع کئے گئے تھے۔ ریوالور سے لیکر مشین گن تک ہر چیز موجود تھی۔

"مطلب کیا ہے تمہارا؟" میں نے کریمر کی طرف دیکھا۔ "کیا تم تیسری جنگِ عظیم تن تنہا لڑنا چاہتے ہو؟"

"یہ میرا شوق ہے لیفٹیننٹ!" کریمر نے کچھ خجالت سے کہا۔ "میں نے یہ سب چیزیں کافی کاوش سے جمع کی ہیں۔"

"ذرا غور سے جائزہ لو۔" میں نے ہدایت کی۔ "اور دیکھو کہ ان میں سے کوئی چیز گم تو نہیں ہے۔"

کریمر نے ایک طرف سے اپنا معائنہ شروع کیا۔ جلد ہی پتہ چل گیا کہ ایس لوٹا می جو تین بارودی سُرنگیں اس کے ذخیرے میں موجود تھیں، ان میں سے ایک غائب ہے۔ سوالات پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کریمر میوزیم کا دروازہ مقفل نہیں رکھتا تھا اور یہ کہ سب ہی لوگ اس میوزم اور اس میں رکھی ہوئی اشیاء دیکھ چکے تھے۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک کے لئے یہ ممکن تھا کہ وہ جب چاہیں میوزیم سے بارودی سُرنگیں نکال لیں۔ میں نے کریمر سے چابی لیکر دروازہ مقفل کیا، چابی اپنے پاس رکھی اور ہم واپس اوپر پہنچے۔ سب لوگوں نے سوالیہ نظروں سے ہماری طرف دیکھا۔

"کیا میوزیم سے کوئی چیز چُرائی گئی ہے؟" سیلی نے کریمر سے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک بارودی سُرنگ۔" کریمر نے جواب دیا۔ "تمہارا اندازہ درست تھا۔"

"بارودی سُرنگ۔" فورڈ نے سیٹی بجائی۔ "تب ہی اتنے زور کا دھماکہ ہوا تھا۔"

"تو اب ہمارے جینیئس لیفٹیننٹ کی کیا رائے ہے؟" میک گریگر نے کہا۔ "کیا تم نے تہہ خانے میں انگلیوں کے نشانات دیکھے؟"

"ابھی تک تو نہیں دیکھے۔" میں نے جواب دیا۔ "لیکن ہمارا کام اس کے بغیر بھی چل رہا ہے۔ جو حقائق سامنے آئے ہیں ان کے مطابق قاتل کوئی ایسا فرد ہونا چاہیئے جسے تم لوگوں کے بالترتیب جہاز اُڑانے کا علم تھا۔ اس نے میوزیم بھی دیکھا تھا اور اسے بارودی اشیاء کا اتنا علم تھا کہ وہ ایک بارودی

سُرنگ کو ٹائم مشین سے جوڑ کر اسے کسی خاص مقررہ وقت پر پھٹنے کے لئے سیٹ کرسکتا تھا اور پھر وہ کوئی ایسا شخص تھا جسے کریمر کی موت سے کوئی بڑا فائدہ پہنچنے کی اُمید تھی۔"

"میں یہ کہنا پسند نہیں کرتی۔" اینجل بولی۔ "لیکن لیفٹیننٹ! تمہیں ہم لڑکیوں کو بھی مشتبہ افراد کی فہرست میں شامل کرنا پڑے گا۔"

سیلی نے غصیلی نظروں سے اسے گھُور کر دیکھا۔

"کیا تمہارا جنسیت زدہ دماغ بالکل ہی جواب دے گیا ہے؟" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہنی، ہم اس سے انکار نہیں کرسکتے کہ ہمیں وہ ترتیب معلوم تھی جس کے مطابق تمہارے شوہر اور اس کے دوستوں کو جہاز اُڑانا تھا اور ہم میوزیم کے متعلق بھی سب کچھ جانتی ہیں۔" اینجل نے جواب دیا۔

"تم ایک بات بھُول رہی ہو۔" میں نے درمیان میں دخل دیا۔ "فلپ اروِنگ کے متعلق کیا خیال ہے؟"

"تم نے اس کا نام کیوں لیا؟" کریمر نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ کل رات یہاں موجود تھا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ حادثے سے صرف ایک گھنٹہ پہلے یہاں سے روانہ ہوا تھا۔"

"یہ تو ٹھیک ہے لیکن اروِنگ بارودی سُرنگ سے کام لے سکتا ہے؟ مجھے اس میں شک ہے۔" کریمر نے جواب دیا۔ "وہ تو اتنا کمزور دل آدمی ہے کہ اگر شیو کرتے ہوئے زخم لگ جائے تو خود اپنا خون بہتے دیکھ کر نروس ہوجاتا ہے۔"

"اتنا مبالغہ مت کرو۔" سیلی نے کہا۔ "میں یہ تو مانتی ہوں کہ اروِنگ جنگِ عظیم کا کوئی ہیرو نہیں ہے اور نہ اس میں ہیرو بننے کی صلاحیت ہے لیکن وہ نروس ٹائپ کا بھی نہیں ہے۔"

"اور اگر نروس ہوتا ہے تو صرف اس وقت جب وہ کسی سُرخ بالوں والی خوبصورت لڑکی کے ساتھ ہو۔" اینجل بول اٹھی۔

سیلی تیزی سے اس کی طرف گھومی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" اس نے ترش لہجے میں پوچھا۔

"ڈارلنگ!" اینجل نے اپنے شانے اُچکائے۔ "میں تو صرف کل رات کے بارے میں سوچ رہی تھی جب سارے مرد دوسرے دن کے ہوابازی کے مقابلے کے بارے میں گفتگو میں محو تھے، میں اُس وقت ذرا تازہ ہوا کھانے کے لئے گھر سے باہر نکلی تو تم اور اروِنگ تاریکی میں کھڑے ایک دوسرے میں اتنے محو تھے کہ میں نے مداخلت کرنا مناسب نہیں سمجھا۔"

اس وقت سب لوگ ایک گول میز کے گرد بیٹھے تھے۔ ابھی الفاظ اس کے مُنہ سے نکلے ہی تھے کہ سیلی کرسی دھکیلتے ہوئے تیزی سے اٹھی اور میز پر آگے کی جانب جھُک کر اینجل کے مُنہ پر اتنی زور سے طمانچہ مارا کہ کمرے میں آواز گونج کر رہ گئی۔

"جھوٹی حرافہ۔" وہ غصے میں چیخی۔ "اسی وقت میرے گھر سے نکل جا اور آئندہ کبھی مجھے اپنی منحوس شکل مت دکھانا۔"

"کیا کررہی ہو؟" کریمر نے سیلی کو زبردستی کرسی پر بٹھادیا۔ "کہیں تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا۔"

اینجل نے آہستہ سے اپنا گال سہلایا جہاں سیلی کی انگلیوں کے نشانات اُبھر آئے تھے۔

"پارٹی سے لطف و دلچسپی کا عنصر ختم ہوچکا ہے۔" اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ "میرا خیال ہے میک کہ تم مجھے گھر چھوڑ آؤ۔"

"مجھے افسوس ہے اینجل!" میک گریگر نے بڑبڑاتے ہوئے جواب دیا۔ "مگر میں اس وقت نہیں جاسکتا۔"

اینجل نے لاپرواہی سے شانے جھٹکے اور کرسی سے کھڑی ہوگئی۔

"ٹھیک ہے، میں پیدل ہی چلی جاؤں گی۔" اس نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ ایک لڑکی کے لئے یہ جاننا مفید ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت میں وہ کہاں کھڑی ہے۔ خواہ وہ اس کے اپنے دو پیر ہی کیوں نہ ہوں۔"

"میں خود بھی ابھی رخصت ہونے والا تھا۔" میں نے نرمی سے کہا۔ "اگر تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو تو مجھے خوشی ہوگی۔"

"بڑی عجیب بات ہے۔" سیلی کی سیاہ آنکھوں میں حیرت ظاہر ہوئی۔ "میں نے تمہارے بارے میں مختلف اندازے لگائے تھے لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ تم ایک شریف آدمی بھی ہوسکتے ہو۔"

"کیا تم اپنی تحقیقات ختم کرچکے لیفٹیننٹ؟" فورڈ نے سوال کیا۔

میں نے اس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے پولنک کی طرف دیکھا۔

"تم یہاں ٹھہروگے سارجنٹ!" میں نے اسے ہدایت کی۔ "اور اس بات کا خیال رکھوگے کہ آج رات کوئی شخص یہاں سے رخصت نہ ہونے پائے۔"

"کیا مصیبت ہے۔" میک گریگر غصے سے بولا۔ "آخر اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے کہ آج رات کوئی یہاں سے رخصت نہ ہونے پائے۔"

"تم گزشتہ رات اس گھر میں گزار چکے ہو اس لئے آج کی رات بھی بسر کرسکتے ہو۔" میں نے ضبط کرتے ہوئے جواب دیا۔ "لیکن اگر تمہیں یہ بات پسند نہیں تو پھر میں یہ بھی کرسکتا ہوں کہ تمہیں اپنے ساتھ پولیس اسٹیشن لے جاؤں اور ایک اہم گواہ کی حیثیت سے حوالات میں نظربند کردوں۔"

"یہاں سے کوئی نہیں جاسکتا، سوائے اینجل کے، کیوں؟" فورڈ نے طنز کیا۔

"اور وہ میری نگرانی میں ہے۔" میں نے فوراً کہا۔ "تم تیار ہو اینجل؟"

"بالکل لیفٹیننٹ!" اینجل چہکی۔ "بلکہ سچ پوچھو تو میرے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے کہ میں یہاں گزارے ہوئے خوشگوار لمحات کے لئے اپنی میزبان کا شکریہ ادا کرسکوں۔"

"تم یہاں سے دفع ہوجاؤ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔" سیلی نے کہا۔

میں اور اینجل شہر واپس چلے تو راستے میں کوئی خاص گفتگو نہیں ہوئی۔ میں بھی اس خیال سے خاموش رہا کہ کہنے سُننے کے لئے ابھی بہت وقت ہے اور

اگر وہ مجھے خود اپنے گھر آنے کی دعوت دے تو وہاں زیادہ پُرسکون طریقے پر بات ہو سکے گی۔ ہم شہر کی حدود کے قریب پہنچے تو اس نے اچانک پوچھا۔
"کیا تم نے کھانا کھا لیا ہے لیفٹیننٹ؟"
"ہاں، دوپہر کو کھایا تھا۔"
"میں نے بھی کچھ نہیں کھایا ہے۔" وہ بولی۔ "اگر تم میرے گھر چلو تو میں کچھ گوشت اور انڈے وغیرہ کھلا سکتی ہوں۔"
"بڑی خوشی سے۔" میں نے کہا۔ "لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہارا اصلی نام کیا ہے۔ مجھے بہرحال ریکارڈ میں لکھنا ہوگا۔"
"میری پیدائش پر میرا نام ایمی کرسٹر رکھا گیا تھا لیکن یہ بہت غیر رُومانی نام ہے۔ مجھے بالکل پسند نہیں۔"
"چلو تو پھر ریکارڈ کی حد تک تمہارا نام ایمی کرسٹر ہے اور میں تمہیں اینجل ہی کہتا رہوں گا بشرطیکہ تم بھی مجھے لیفٹیننٹ کے بجائے ڈیلر کہہ کر مخاطب کرو۔"
پندرہ منٹ بعد میں نے کار اس عمارت کے سامنے روک لی جس کے ایک فلیٹ میں وہ رہتی تھی۔ وہ مجھے اپنے فلیٹ میں لے گئی جو بہت ہی معمولی سا نظر آرہا تھا۔
"یہ فلیٹ کے نام پر ایک تہمت ہی سہی لیکن ظاہر ہے کہ مجھ جیسی کام کرنے والی لڑکی زیادہ کرائے کا فلیٹ نہیں لے سکتی تھی۔" اینجل نے کہا۔
"کیا تم ملازمت کرتی ہو؟" میں نے پوچھا۔
"تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟" اینجل نے کہا۔ "میں ایک فوٹوگرافر کی ماڈل ہوں اور عورتوں کے مختلف ملبوسات کے پوز دیتی ہوں۔"
اس نے کچھ پینے کی تجویز پیش کی اور پھر اپنے لئے ایک گلاس میں واڈکا اور میرے لئے تھوڑی اسکاچ وہسکی لے آئی۔ اپنے گلاس سے گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے میری طرف دیکھا۔
"مجھے یقین ہے کہ تم ایک شریف اور ہمدرد آدمی ہو۔" اس نے کہا۔
"لیکن میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ مجھے لفٹ دینے کی پیشکش محض ہمدردی پر مبنی نہیں تھی۔ تم اس طرح مجھ سے مزید سوالات پوچھنے کے موقع کے متلاشی تھے۔ کیا یہ غلط ہے؟"
"تمہارا اندازہ بالکل ہی غلط نہیں ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اور جب بات سوالات ہی پر آگئی ہے تو پھر بتاؤ کہ کوئی شخص کریمر کو کیوں قتل کرنا چاہتا تھا؟"
"اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ضرور بتا دیتی مگر افسوس کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی۔"
"وہ تم تو نہیں تھیں؟" میں نے کہا اور اینجل نے ایک قہقہہ لگایا۔
"کیا خوب کہا تم نے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔ "مگر تمہیں مایوسی ہوگی، یہ حرکت میری نہیں ہے۔"
"اچھا اسے چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم میک گریگر کو کب سے جانتی ہو؟"
"چھ سات ماہ سے۔" اینجل نے جواب دیا۔ "اس سے میری ملاقات ایک پارٹی میں ہوئی تھی جس کے بعد ہمارے تعلقات بڑھتے گئے۔ یہاں تک کہ تقریباً ایک مہینہ پہلے میک مجھے اپنے دوستوں سے ملانے کریمر کے مکان پر لے گیا جہاں دوسروں کے علاوہ میری ملاقات ڈارلنگ سیلی سے بھی ہوئی۔ ان لوگوں نے مجھے اینجل کے نام سے پکارنا شروع کر دیا اور مجھے اپنی خوش قسمتی کا شگون بنا لیا۔"
"تم کچھ زیادہ مددگار ثابت نہیں ہو رہی ہو۔"
"اُفوہ، مجھے یہ تو معلوم ہی نہیں تھا کہ تم مجھ سے مدد کے متوقع ہو تو پھر میں کیا کروں۔ انگلیوں کے نشانات اتاروں؟"
میں اپنا گلاس خالی کر کے کھڑا ہو گیا۔ کھانے کے لئے ٹھہرنے کے سلسلے میں معذرت کی اور رخصت چاہی۔ اینجل مجھے چھوڑنے دروازے تک آئی۔
"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم ہوفنر کے قاتل کو پکڑ لو گے؟" اس نے پوچھا۔
"کیوں نہیں۔" میں نے جواب دیا لیکن کوشش کے باوجود میرے لہجے سے یقین مفقود تھا۔
"میں تمہاری کامیابی کے لئے دُعا کرتی ہوں۔" اینجل نے کہا اور بڑی عجیب حرکت کی کہ میری جانب سے پیٹھ موڑ کر جُھک گئی۔ مجھے بھی شرارت سُوجھی اور اتنا کرارا ہاتھ رسید کیا کہ وہ ایک ہلکی سی چیخ مار کر اوندھے منہ فرش پر گر گئی۔
"گڈ لک۔" میں نے کہا اور فلیٹ سے باہر نکل گیا۔

میک گریگر کا شاندار دفتر انجینئرنگ کارپوریشن کی مین آفس بلڈنگ کی سب سے اوپری منزل پر واقع تھا۔ میں نے اندر قدم رکھا تو وہ کرسی سے کھڑا ہو گیا، ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا۔
"بیٹھ جاؤ لیفٹیننٹ! کیا پیو گے؟"
میں نے اسکاچ کی فرمائش کی۔ اس نے دو گلاسوں میں وہسکی انڈیلی ایک خود لیا، دوسرا مجھے دے کر کرسی پر بیٹھ گیا۔
"میرا خیال ہے کہ مجھے اپنا جہاز تمہاری کار کے اوپر لانے کے سلسلے میں معافی مانگ لینا چاہیئے، وہ میری بچکانہ حرکت تھی۔" اس نے کہا۔ "بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا، اب یہ بتاؤ کہ میں تمہاری کس طرح مدد کر سکتا ہوں؟"
"تم ایمانداری سے میرے سوالات کے جواب دے کر بہت کچھ مدد کر سکتے ہو۔"
"کیا مطلب؟" اس نے پوچھا۔
"مجھے تعجب ہے کہ تمہاری جیسی پوزیشن کے آدمی کو کریمر کے لئے لڑکیاں فراہم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" میں نے کہا۔ "بتا سکتے ہو کہ اینجل سے پہلے تم اس کے لئے کتنی لڑکیاں سپلائی کر چکے تھے؟"
میں اس کے متوقع حملے کے لئے تیار بیٹھا تھا مگر اس نے سوائے مجھے گھورنے کے کوئی حرکت نہیں کی۔
"کیا تم اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہو؟" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

ڈاکو راجہ

چاہے آپ اس پر یقین نہ کریں، لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ کولہاپور کے مہاراجہ شاہا جی بابا صاحب دن کے اُجالے میں رعایا کا ہمدرد حکمران بن جاتا تھا اور رات کی تاریکی میں ایک خوفناک ڈاکو۔

شاہا جی ۱۸۲۱ء سے ۱۸۳۷ء تک کولہاپور کا فرمانروا تھا۔ کولہاپور جنوبی ہندوستان میں بمبئی کے قریب ایک شہر ہے۔ ریاست کا رقبہ تین ہزار دو سو سترہ مربع میل اور آبادی دس لاکھ کے قریب ہے۔

یہ راجہ رات کو ایک ڈاکو کے بھیس میں مُنہ پر نقاب ڈالے، اپنے گروہ کے ساتھ گھوما کرتا تھا اور اپنی ہی رعایا کو قتل کر کے اُن کا مال و متاع چھین لیا کرتا تھا۔ کبھی کبھی وہ اپنی ہی حکومت کا خزانہ بھی لُوٹ کر قیمتی زیورات مہاجنوں کے ہاتھ فروخت کر دیا کرتا تھا۔ بعد میں اُن ہی مہاجنوں کے ہاں چھاپے مار کر تمام ہیرے جواہرات برآمد کر لیا کرتا تھا۔ اس کی یہ دُہری شخصیت مدتوں قائم رہی اور رعایا سخت پریشان تھی

*

"مجھے اینجل سے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے۔" میں نے سرد مہری سے کہا۔ "جب تم اسے پہلی مرتبہ کریمر کے گھر لے گئے تھے تو تم نے اُسے اُکسایا تھا کہ وہ کریمر کے ساتھ بے تکلفی سے پیش آئے۔ اینجل کا خیال ہے کہ کریمر کو تم پر کوئی ایسی گرفت حاصل ہے کہ جب تم اس کے سامنے ہوتے ہو تو بالکل بھیگی بلی بنے رہتے ہو۔"
یہ ایک بلف تھا — اندھیرے میں ایک تیر — لیکن موجودہ حالات میں، میں اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں سوچ سکتا تھا۔ میک گریگر کئی لمحوں تک مُنہ پھاڑے مجھے دیکھتا رہا۔ پھر کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ اینجل تمہیں بیوقوف بنا رہی ہوگی۔ یہ ٹھیک ہے کہ کریمر مجھ سے زیادہ دولتمند ہے لیکن میری اپنی آمدنی بھی پچیس ہزار ڈالر سالانہ سے کم نہیں ہے۔ مجھ پر کوئی ذمے داری بھی نہیں ہے۔ یہ آمدنی مجھ اکیلے کی ضروریات سے بھی زیادہ ہے۔ پھر مجھے کریمر کی دولت کا کیا لالچ ہو سکتا ہے۔"
"ممکن ہے تم ٹھیک کہتے ہو۔" میں کھڑا ہو گیا۔ "ہو سکتا ہے کہ اینجل نے مذاق کیا ہو۔ بہرحال چیک کرنا میرا فرض ہے۔"
"ضرور ضرور۔ تم سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی۔ آئندہ بھی آنا چاہو تو بلاتکلف آ سکتے ہو۔"
میک گریگر سے رخصت ہو کر میں کریمر سے ملنے پہنچا۔
"تفتیش کیسی چل رہی ہے لیفٹیننٹ؟" اس نے مجھے گلاس دیتے ہوئے سوال کیا۔ "کچھ ترقی ہوئی؟"
"ہاں تھوڑی بہت۔" میں نے محتاط لہجے میں جواب دیا۔ "اور تمہارے تعاون سے مزید حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔"
"بڑی خوشی کی بات ہے۔"
"میں سمجھتا ہوں کہ تم بہت خوش قسمت آدمی ہو کہ ابھی تک زندہ ہو اور مزید خوش ہو گے اگر آئندہ بھی کوئی نقصان نہ پہنچے۔"
"شکریہ لیفٹیننٹ! میرا خیال ہے کہ تمہارے ذہن میں کوئی خاص بات ہے؟"
"ہاں، اور اگر تم سچائی سے پیش آؤ تو میرا کام بہت آسان ہو سکتا ہے خواہ عارضی طور پر تمہیں اس سے تکلیف ہی کیوں نہ پہنچے۔"
"تم کیا جاننا چاہتے ہو؟"
"کیا تمہاری بیوی اور فلپ اِرونگ کے درمیان تعلقات قائم ہیں؟" میں نے پوچھا۔
"میرے خدا! کیا یہ اتنی ہی واضح بات ہے کہ تم نے چوبیس گھنٹے کے اندر اسے معلوم کر لیا؟"
"مجھے تھوڑی بہت معلومات ضرور ملی ہیں لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ بات بھی کچھ ایسی زیادہ پوشیدہ نہیں تھی۔"
"اس میں سیلی کا اتنا قصور نہیں۔" کریمر نے اس طرح کہا جیسے مجھ سے زیادہ اپنے آپ سے مخاطب ہو۔ "وہ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور اسے لوگوں سے ملنے اور تعلقات بڑھانے کا شوق ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ بہت سوشل ہے۔ غالباً اسے شادی کے وقت اس بات کا احساس نہیں تھا کہ میرے اور اس کے مزاج میں کتنا تضاد ہے۔ اس کے برعکس فضا میں اُڑنے کے علاوہ نہ میرا کوئی شوق ہے اور نہ کسی دوسری بات سے کوئی دلچسپی۔ شاید اسی لئے وہ مجھ سے مایوس ہو کر اِرونگ کی جانب متوجہ ہوئی ہو۔"
"یہ بات ہرچند خوش گوار نہیں لیکن تمہیں حقیقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔" میں نے کہا۔ "اگر تم درمیان سے ہٹ جاؤ تو تمہاری بیوی تمہاری تمام جائداد اور زرِنقد کی مالک ہو گی اور اس بات کے لئے بالکل آزاد کہ وہ چند ماہ بعد کسی سے بلکہ خود فلپ اِرونگ سے شادی کر سکے۔"
"مائی گاڈ۔" کریمر نے حیرت سے مجھے گھورا۔ "کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہتے کہ ان دونوں نے مجھے قتل کرنے کے لئے سازش کی تھی۔"

"میں ابھی یقین سے تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اس بات کا قوی امکان موجود ہے۔"

کریمر اپنی کرسی سے پشت لگا کر چھت کو گھورنے لگا۔

"پھر ایک بات اور بھی ہے۔" میں نے کہا۔

"وہ کیا؟"

"اینجل تم سے بہت ناراض ہے۔"

"مگر کیوں؟"

"اس کے کہنے کے مطابق جب وہ پہلی مرتبہ یہاں آئی تو میک گریگر کی دوست تھی۔ لیکن میک نے اسے مجبور کیا کہ وہ تم سے بے تکلفی سے پیش آئے۔ فطری طور پر اسے تجسس ہے کہ آخر تمہیں میک کے اوپر ایسا کیا قابو حاصل ہے کہ اس نے ایسا طرزِ عمل اختیار کیا۔ اور یہی بات میں بھی جاننا چاہتا ہوں۔"

"ارے وہ بڑی حرافہ ہے، خود ہی ناز و انداز دکھا کر بے تکلف ہونے کی دعوت دیتی ہے اور جب کوئی اس کے رویّے سے فریب کھا کر ہاتھ بڑھاتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتی ہے۔"

"اس کا یہ خیال ہے کہ میک تمہیں کچھ مدت سے لڑکیاں فراہم کرتا رہا ہے۔"

"چلو مان لیا کہ وہ ٹھیک کہتی ہے۔ وہ غالباً تیسری یا چوتھی لڑکی تھی جسے میک میرے پاس لایا تھا تو پھر کیا ہوا۔ مجھے لوگوں کے کہنے سننے کی کوئی پرواہ نہیں ہے البتہ اس کے خلاف کوئی قانون ہو تو بتاؤ۔"

"قانونی طور پر اگر میک نے ان میں سے کسی لڑکی کو اس کی اپنی مرضی کے خلاف مجبور کیا ہو یا اس کام کے لئے انہیں کوئی معاوضہ دیا ہو تو تمہاری اور اس کی دونوں کی پوزیشن قابلِ اعتراض اور مجرمانہ ہے۔" میں نے کہا۔ "لیکن سر دست میں اس بات سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہوں کہ آخر اس نے ایسا کیوں کیا ــــ اس کی کون سی دُکھتی رگ تمہارے ہاتھ میں ہے؟"

"وہ ایسی بات ہے لیفٹیننٹ! جس کا تعلق ذاتی تفاخر اور شہرت سے ہے۔" کریمر نے سرد لہجے میں کہا۔ "ایک چھوٹا سا راز جسے صرف ہم دونوں ہی جانتے ہیں۔"

"ایک ایسا راز ــــ جس کی خاطر ایک ہیرو دوست نے دوسرے ہیرو دوست کو بم سے اڑا دیا۔"

"تم اس راز کے بہت قریب پہنچ گئے لیفٹیننٹ!" کریمر عجیب انداز میں مسکرایا۔ "میک گریگر کوئی ہیرو نہیں ہے محض بنتا ہے۔ میری اس کی ملاقات دوسری جنگِ عظیم کے بالکل خاتمہ کے وقت ہوئی تھی۔ البتہ کوریا کی بات دوسری تھی۔ ایک مرتبہ وہ جہاز لے کر اڑا تو اس کے جہاز کو نشانہ بنا لیا گیا۔ تقریباً سب ہی کا یہ خیال تھا کہ وہ اپنے جہاز کے ساتھ ختم ہو گیا۔ لیکن ایک پائلٹ کا کہنا تھا کہ اس نے میک کو پیراشوٹ کی مدد سے دشمن کے علاقہ میں اُترتے دیکھا تھا۔ پھر چھ ماہ بعد ہماری فوج آگے بڑھتی ہوئی ایک ایسے کیمپ تک پہنچی جہاں دشمن نے جنگی قیدیوں کو اسیر کر رکھا تھا۔ دشمن ہماری آمد سے دو گھنٹے پہلے ہی وہ مقام چھوڑ کر پسپا ہو چکا تھا۔ مگر اس نے جاتے جاتے تمام قیدیوں کو ــــ سوائے ایک کے ــــ سنگینیں مار مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور وہ ایک آدمی میک گریگر تھا۔ اس نے جو داستان سنائی اس کے مطابق ہماری پیش قدمی کی خبر سُن کر دشمن نے قیدیوں کا قتلِ عام شروع کر دیا۔ وہ قتل کر کر کے لاشیں ایک طرف ڈالتے جا رہے تھے۔ میک گریگر کسی طرح نظریں بچا کر ان لاشوں میں گُھس کر لیٹ گیا اور اس طرح اپنی جان بچائی۔"

"اور تم اس طرح جان بچانے کے سلسلے میں اسے بلیک میل کر رہے ہو؟"

"ہاں۔ مگر اس طرح نہیں جس طرح تم خیال کر رہے ہو۔" کریمر نے جواب دیا۔ "میک نے جو داستان سُنائی تھی، وہ سر اسر جھوٹ تھی۔ تقریباً دو ہفتے بعد جب میک اپنے اسکواڈرن میں واپس آچکا تھا، بری فوج کا ایک کیپٹن مجھ سے ملنے آیا۔ اس کا نام جیکب تھا اور وہ اس کمپنی میں شامل تھا جس نے میک کو رہائی دلائی تھی۔ اس نے مجھے اپنی جیب سے ایک لفافہ نکال کر دیا۔ طرزِ تحریر عجیب تھا مگر اس پر میرا نام لکھا ہوا تھا۔ کیونکہ میں اس وقت اسکواڈرن کا کمانڈر تھا۔ کیپٹن کے بیان کے مطابق یہ لفافہ اسے ایک چینی افسر کی لاش کی جیب سے ملا تھا۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے جانے کے بعد لفافہ کھول کر دیکھوں۔ بالآخر جب وہ چلا گیا تو میں نے لفافہ چاک کیا۔ اس کے اندر سے ایک خط برآمد ہوا جو ایک چینی میجر نے لکھا تھا۔ وہ انٹیلیجنس میں کام کرتا تھا۔ اس خط کے مطابق کیمپ میں موجود تمام قیدیوں کو ذاتی طور پر الگ الگ لیجا کر پیشکش کی گئی تھی کہ اگر وہ خود اور دوسرے قیدیوں سے معلومات فراہم کر کے دے گا تو اسے زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ سوائے میک کے سب نے یہ پیشکش مسترد کر دی۔ چینی میجر نے آخر میں لکھا تھا کہ چونکہ ہم میک سے وعدہ کر چکے تھے اس لئے اسے نہیں مار سکتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ مجھے میک کی غدّاری سے مطلع کر دے۔"

"اور تم نے وہ خط متعلقہ حکام کو ضروری کارروائی کے لئے دینے کے بجائے اپنے پاس رکھ لیا اور اب اس کی بنیاد پر میک کو بلیک میل کر رہے ہو۔" میں نے کہا۔

"کیوں نہ کروں۔" کریمر نے کہا۔ "اس سے کسی کو کیا فائدہ پہنچتا اگر کورٹ مارشل کے نتیجے میں میک کو شوٹ کر دیا جاتا۔"

"وہ خط اب بھی تمہارے پاس ہے؟"

"یقیناً ہے۔"

"تمہارے خیال میں وہ خط قتل کا مقصد نہیں بن سکتا؟"

"ہو سکتا ہے لیکن میک کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ خط میں نے کہاں

رکھا ہے اور جب تک اسے خط حاصل کر کے تباہ کرنے کا یقین نہ ہو، وہ مجھے قتل کر کے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"

"یہ حالات جاننے کے بعد مجھے اس پر کوئی تعجب باقی نہیں رہا کہ کسی نے تمہیں قتل کرنے کی کوشش کیوں کی۔" میں نے ناگواری سے کہا۔ "بلکہ حیرت اس بات پر ہے کہ اب تک تم زندہ کیسے ہو۔"

"اور میں ابھی اسی طرح زندہ رہوں گا۔" کریمر نے ایک قہقہہ لگایا۔ "تم جیسے ذہین پولیس آفیسر کی مدد حاصل ہو تو یہ توقع کچھ غلط بھی نہیں کہی جا سکتی۔"

میں آرام سے سو رہا تھا کہ فون کی گھنٹی نے مجھے جگا دیا۔ اتنی رات گئے نیند خراب ہونے پر تاؤ تو بہت آیا مگر میں اسے نظر انداز بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اگر ــــ جیسا کہ مجھے خطرہ تھا ــــ فون میرے گھاگ باس کی جانب سے تھا تو وہ ہر پانچ منٹ کے بعد اس وقت تک فون کرتا رہے گا جب تک میں اسے جواب نہ دے دوں۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اُٹھا لیا۔ میرا اندیشہ درست تھا، دوسری طرف شیرف لیورز ہی اپنی پھٹے بانس جیسی آواز میں بول رہا تھا۔

"وہیلر!" اس نے کڑک کر کہا۔

"بول رہا ہوں۔" میں نے مری ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"جلد سے جلد کریمر کے گھر پہنچو۔" شیرف نے حکم دیا۔ "وہاں شاید قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔"

"کیسی قیامت؟"

"پولنک نے پانچ منٹ پہلے فون کیا تھا۔ وہ جس طرح بات کر رہا تھا اس سے کچھ سمجھ میں آنا تو مشکل تھا مگر ایک بات یقینی ہے کہ مسز کریمر کو اعشاریہ ۴۵ بور کے ریوالور سے قتل کر دیا گیا ہے۔"

"یہ معلوم ہوا کہ کس نے قتل کیا ہے؟"

"کیوں نہیں۔" شیرف نے جواب دیا۔ "اس کے شوہر نے۔"

میں اور شیرف تقریباً ایک ساتھ کریمر کے مکان پر پہنچے۔

"تم نے دیکھا، مسز کریمر اور ارونگ کے بارے میں میرا اندازہ شروع سے ہی درست تھا۔" شیرف نے فخریہ انداز میں کہا۔

سارجنٹ پولنک ہال میں ہونق سا چہرہ لئے کھڑا تھا۔

"اب بتاؤ یہ واقعہ کس طرح پیش آیا؟" شیرف نے اس سے پوچھا۔

"میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا شیرف!" پولنک نے جواب دیا۔ "ساڑھے دس بجے کے قریب مسز کریمر نے کہا کہ وہ آرام کرنے جا رہی ہے۔ شب بخیر کہہ کر چلی گئی۔ اس وقت ہم سب عقبی صحن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اس کے جانے کے نصف گھنٹہ بعد مسٹر کریمر بھی اُٹھ گئے کہ اپنے اسٹڈی روم میں کچھ کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد میں صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ مکان کے اندر سے فائر کی آواز سنائی دی اور ــــ ۔"

"اس وقت کیا بجا تھا؟" شیرف نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔

"بارہ بجکر تین چار منٹ ہوئے تھے۔" پولنک نے فوراً جواب دیا۔ "جب میں اسٹڈی روم میں داخل ہوا تو مسز کریمر فرش پر مُردہ پڑی تھی۔ اس کے سر میں گولی کا نشان تھا اور مسٹر کریمر ایک کرسی پر دونوں ہاتھوں سے اپنا مُنہ چھپائے بیٹھے تھے۔ پہلے میں نے سمجھا کہ یہ حالت صدمے کی وجہ سے ہے لیکن ایسا معلوم ہوا جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہوں۔"

"تم نے کیا سوچا اور کیا اندازہ لگایا، اسے اپنی حد تک رکھو۔" شیرف نے ناگواری سے کہا۔ "چل کر ہمیں لاش دکھاؤ۔"

پولنک ہمیں اسٹڈی روم میں لے گیا جسے اس نے نہایت عقلمندی سے مقفل کر دیا تھا۔ اس نے جیب سے چابی نکال کر دروازہ کھولا۔ سیلی کریمر پشت کے بل فرش پر پڑی ہوئی تھی اور کھلی آنکھوں سے خوف جھلک رہا تھا۔ پیشانی سے کچھ نیچے گولی کا سوراخ تھا۔ مجھے کچھ ایسا محسوس ہوا جیسے اس واردات کی کچھ ذمہ داری مجھ پر بھی عائد ہوتی ہے اور کسی ایسے طریقے سے جو اس وقت میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا، میں اس کی مدد کرنے سے قاصر رہا۔

"جب میں کمرے میں آیا تو ریوالور ٹھیک اسی جگہ پڑا ہوا تھا جہاں اب نظر آرہا ہے۔" پولنک نے کہا۔ "میں نے اسے ہاتھ لگانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔"

وہ اعشاریہ ۴۵ بور کا سروس ریوالور تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ سیلی نے اسے کہاں سے حاصل کیا ہوگا۔ اگرچہ اس لعنتی گھر میں اتنے آتشیں اسلحے تھے کہ ہر کمرے کے ملحقہ باتھ میں تولیوں کی جگہ رکھے جاتے ہوں گے۔

"یہاں ہمیں جو کچھ دیکھنا تھا، دیکھ چکے۔" شیرف نے کہا۔ "اب ذرا کریمر سے دو دو باتیں ہو جائیں۔"

کریمر کمرے کے ایک گوشے میں ایک آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا اور چہرے پر مایوسی کے تاثرات تھے۔ اس نے ہمیں دیکھ کر مسکرانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

"تم ہمیں بتاؤ گے کہ یہ حادثہ کس طرح ہوا؟" شیرف نے سوال کیا۔

"تقریباً ساڑھے دس بجے سیلی نے کہا کہ وہ سونے جا رہی ہے۔ اس وقت ہم عقبی صحن میں بیٹھے تھے۔ سارجنٹ پولنک بھی وہیں موجود تھا۔ سیلی یہ کہہ کر گھر میں چلی گئی۔ ایک ڈرنک پینے کے بعد میں بھی اُٹھ گیا۔ مجھے اپنے کچھ کاغذات درست کرنے تھے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اسے صحیح طور سے بیان نہیں کر سکتا۔ یوں لگتا تھا جیسے میں جاگتے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اچانک میں نے سیلی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا جس کی نال اس نے میری طرف اُٹھا رکھی تھی۔ وہ اس وقت ایک ہذیانی کیفیت میں مبتلا نظر آرہی تھی۔ اس نے مجھے

دل کھول کر بُرا بھلا کہا، گالیاں دیں اور جو کچھ مُنہ میں آیا بکتی چلی گئی۔"
کریمر نے ایک جھرجھری سی لی اور گلاس کی باقی شراب پی کر اسے میز پر رکھ دیا۔

"اس نے مجھ پر الزام لگایا کہ جب سے ہماری شادی ہوئی ہے میں نے کبھی اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ہمیشہ اپنی من مانی کرتا رہا۔ میں ایک احمق ہوں اور میں نے اپنے گرد اپنے ہی جیسے احمق جمع کر رکھے ہیں۔ کھانے اور شراب پینے کے علاوہ مجھے کچھ اور نہیں آتا۔ وہ اتنی دیر تک اس قسم کی باتیں کرتی رہی کہ مجھے محسوس ہونے لگا جیسے میرا دماغ خراب ہو جائے گا۔ آخر کار اس نے کہا کہ اب اسے ایک نئی زندگی گزارنے کا موقع مل رہا ہے۔ ایک ایسی زندگی جو اس کی خواہشات کے مطابق ہوگی اور ایک ایسے آدمی کے ساتھ جس سے اسے محبّت ہے اور جس کا وہ احترام کرتی ہے۔"

"فلپ اروِنگ ؟" شیرف نے جلدی سے پوچھا۔

"ہاں فلپ اروِنگ۔" کریمر نے ایک گہری سانس لی۔ "اس نے کہا کہ وہ مجھ سے آزاد ہونے کے لئے زیادہ انتظار نہیں کر سکتی اور یہ کہ اگر ایک 'ٹائم بم' مجھے قتل نہیں کر سکا تو اس کے ریوالور کی گولی یہ کام کر دکھائے گی۔"

کریمر چند لمحوں کے لئے اس طرح خاموش ہو گیا جیسے اس کے تصوّر میں ایک بار پھر وہی منظر اُبھر آیا ہو ۔۔۔ پھر اس نے میری طرف قدم بڑھاتے ہوئے ریوالور سیدھا کیا۔" وہ دوبارہ آہستہ لہجے میں بولا۔ "شاید یہ بہتر ہوتا کہ وہ مجھے اپنا ہدف بنا لیتی لیکن اُس وقت میرے ذہن میں اپنی زندگی بچانے کے علاوہ کوئی خیال نہ تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں ابھی زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ اس احساس اور اس خیال نے مجھے حرکت پر آمادہ کیا۔ میں نے جست لگا کر اس کی کلائی پکڑ لی اور ریوالور کو اپنے آپ سے دُور رکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ مجھے واضح طور پر یاد نہیں۔ میں اتنا ہی جانتا ہوں کہ ہم دونوں کشمکش کر رہے تھے۔ اس کشمکش کے دوران ریوالور چل گیا اور دوسرے لمحے میں نے سیلی کو فرش پر گرتے دیکھا۔ اس کی پیشانی میں گولی کا سوراخ نظر آرہا تھا۔"

یہ کہتے کہتے کریمر کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ مجھے اُس وقت ایک ڈرنک کی خواہش محسوس ہو رہی تھی لیکن شیرف کی موجودگی میں کچھ پینے پلانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کی بجائے سگریٹ سُلگا لیا۔

"سارجنٹ !" میں نے پولنگ سے پوچھا۔ "کلف وائٹ کہاں ہے؟"

"تمہارا مقصد ہے مسٹر کریمر کا مکینک۔" پولنگ نے اپنے نزدیک بڑی ذہانت سے جواب دیا۔ "وہ گیرج کے پیچھے اپنے کمرے میں ہے۔ فائر کی آواز سُن کر وہ بھی آگیا تھا لیکن میں نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے کمرے میں واپس جائے۔"

"بہت اچھا کیا۔ لیکن اس کا ردِّ عمل کیا تھا؟"

"جہاں تک مجھے یاد آتا ہے اس نے کسی خاص ردِّ عمل کا اظہار نہیں کیا۔ البتہ وہ کچھ مایوس سا نظر آرہا تھا۔"

"سارجنٹ !" شیرف لیورز نے تیزی سے کہا۔ "آفس کو فون کرو اور کہو کہ فلپ اروِنگ جہاں کہیں بھی ہو اُسے قتل کی سازش میں شریکِ کار ہونے کے جرم میں گرفتار کر لیا جائے۔"

"یس سر !" سارجنٹ نے مستعدی سے جواب دیا اور چلا گیا۔

ایک مرتبہ پھر مجھے فون کی گھنٹی نے بیدار کر دیا۔ اس وقت صبح کے ساڑھے نو بجے تھے۔ دوسری طرف حسبِ معمول شیرف لیورز بات کر رہا تھا۔

"ابھی تک اروِنگ کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔" اس نے بتایا۔ "کل رات وہ اپنے گھر بھی نہیں آیا اور مجھے شبہ ہے کہ آج وہ اپنے دفتر بھی نہیں پہنچے گا۔"

"معلوم ہوتا ہے کہ تم اروِنگ سے بہت نفرت کرتے ہو۔" میں نے کہا۔

"میرے ذاتی خیالات و احساسات کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں۔" شیرف نے غصّے سے کہا۔ "میں چاہتا ہوں کہ جس طرح بھی تم آج ہی اسے تلاش کر کے گرفتار کر لو۔"

اور پھر اس سے پہلے کہ میں کوئی اعتراض کر سکتا اس نے ریسیور رکھ دیا۔ میں نے شیو بنایا، مُنہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کیا، کار میں پٹرول ڈلوایا اور میک گریگر کے دفتر پہنچ گیا۔ اس نے کچھ حیرت سے میری طرف دیکھا۔

"بہت جلد واپس آگئے ؟" اس نے کہا۔

"تم نے گزشتہ رات کا واقعہ سُنا ؟"

"ہاں۔ لیکن ابھی تک یقین نہیں آرہا ہے۔ سیلی مر چکی ہے اور یہ کہ اس نے کریمر کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ ایسے واقعات ہمارے حلقۂ تعارف میں پیش نہیں آتے۔"

"اس طرح کے واقعات ہمیشہ پیش آتے رہتے ہیں خواہ تم لوگوں کو جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔" میں نے کہا۔ "لیکن تمہارا طرزِ عمل میرے لئے بڑی تشویش کا باعث ہے۔"

"میں کچھ سمجھا نہیں۔"

"تم دوسری جنگِ عظیم میں شریک رہے اور پھر بعد میں کوریا کی لڑائی میں بھی شامل تھے۔"

"بے شک۔"

"اور تم کوریا کی جنگ میں کریمر کے ساتھ تھے ؟"

"نہ صرف میں بلکہ فورڈ اور ہوفنر بھی تھے۔"

"کیا کریمر واقعی اتنا بڑا ہیرو ہے جتنا ہر شخص اسے خیال کرتا ہے؟"

"ہاں کیوں نہیں۔" میک نے سوچنے کے انداز میں کہا۔ "جنگ میں ہر قسم کے پائلٹ ہوتے ہیں لیکن لڑنے والے پائلٹوں کی زیادہ قسمیں نہیں ہوتیں۔ انہیں عموماً تین درجوں میں رکھا جا سکتا ہے۔ پہلی قسم کے لڑاکا پائلٹ وہ ہوتے ہیں جو بہترین پائلٹ ہوتے ہیں مگر لڑنا پسند نہیں کرتے۔ ریڈ ہوفنر ان میں سے ایک تھا۔ یہ لوگ جب بھی دشمن کا کوئی جہاز تباہ کرتے ہیں تو انہیں افسوس ہوتا ہے۔ پھر دوسری قسم وہ ہوتی ہے، کہ جب انہیں موقع ملتا ہے وہ لڑنے اور دشمن کو تباہ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس قسم میں مجھے اور فورڈ کو شامل سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن تیسری قسم کے پائلٹ وہ ہوتے ہیں جو مارنے اور تباہ کرنے میں پیش پیش رہنا چاہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کریمر ایسا ہی پائلٹ تھا۔"

"بہت خوب۔" میں نے کہا۔ "اب یہ بتاؤ کہ کیا کوریا کی لڑائی میں تم جنگی قیدی بھی رہے ہو؟"

"ہاں رہا ہوں۔" میک نے جواب دیا۔ "میرے جہاز میں آگ لگ گئی تھی۔ کریمر نے مجھے بچانے کی کوشش کی لیکن جیسے ہی میں زمین پر اُترا، مجھے دشمن کے ایک دستے نے پکڑ لیا۔"

"تم کتنی مدّت دشمن کی قید میں رہے ؟"

"اس معاملے میں، میں بہت خوش قسمت ثابت ہوا۔" میک نے مُسکراتے ہوئے بتایا۔ "میری گرفتاری کے تین دن بعد ہی ہماری برّی فوج نے دشمن کے اس ٹھکانے پر حملہ کر کے اسے مار بھگایا اور میں آزاد ہو گیا۔"

"صرف تین دن ؟" میں نے پوچھا۔ "تمہیں یقین ہے کہ اس معاملہ میں تمہاری یادداشت غلطی تو نہیں کر رہی ہے۔ تین دن کے بجائے یہ مدّت چھ ماہ تو نہیں تھی ؟"

میک نے اپنی میز کی دراز کھول کر ایک سیسے کا تمغہ نکالا۔

"اگر تمہیں میری بات کا یقین نہ ہو تو اسے دیکھو۔" وہ بولا اور تمغہ میرے سامنے ڈال دیا۔

میں نے دیکھا کہ تمغے پر عبارت کندہ ہے جس کے مطابق وہ تمغہ اس کے دوستوں کی طرف سے بطورِ مبارکباد دیا گیا تھا اور کندہ عبارت سے صاف ظاہر تھا کہ یہ مبارکباد میک گریگر کی اس خوش قسمتی پر دی گئی تھی کہ وہ تین دن بعد ہی دشمن کی قید سے آزاد کرا لیا گیا تھا۔ تمغہ پیش کرنے والوں میں کریمر، ہوفنر اور فورڈ کے نام شامل تھے۔

"اور اگر تمہیں اب بھی اعتبار نہ آیا ہو تو تم فورڈ اور کریمر سے پوچھ سکتے ہو۔" میک نے کہا۔

"مجھے تمہاری بات کا یقین ہے۔" میں نے جواب دیا اور اس کا شکریہ ادا کر کے دفتر سے نکل آیا۔

میں نے لنچ سے پہلے اینجل کے فلیٹ فون کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ پھر سہ پہر تک میں نے تین چار مرتبہ فون کیا لیکن پھر بھی دوسری طرف خاموشی رہی۔ ساڑھے پانچ بجے سہ پہر جبکہ میں اینجل کے فلیٹ سے کچھ ہی دُور ایک بار میں بیٹھا تھا۔ میں نے اسے پھر فون کیا۔ اس مرتبہ جواب مل گیا۔

"ہیلو، کون ہے ؟" اینجل نے پوچھا۔

"وہیلر۔"

"اوہ۔ کہو کیسے مزاج ہیں ؟"

"بالکل ٹھیک۔ تم نے کریمر اور اس کی بیوی کے بارے میں تو سُن لیا ہوگا ؟"

"میں ابھی اخبار میں یہ خبر ہی پڑھ رہی تھی۔"

"کیا تم وہ تفصیلات جاننا چاہتی ہو جو اخبار میں بھی شائع نہیں ہوئیں۔" میں نے کہا۔ "میں اس وقت تمہارے گھر سے صرف تین بلاک کے فاصلہ پر ایک بار میں بیٹھا وقت ضائع کر رہا ہوں۔"

"میں ضرور جاننا چاہتی ہوں۔ تم بلا تامّل آجاؤ۔ میں بے تابی سے انتظار کروں گی۔"

اینجل اپنے چُست لباس میں بہت حسین نظر آرہی تھی۔ میں نے اس کی تعریف کی۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اسے شاید کسی خوش قسمتی سے سابقہ پڑا ہے۔

"مجھ سے خوش قسمتی کا تذکرہ مت کرو جنگلی آدمی۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنا پچھلا حصّۂ جسم سہلایا۔ "پتہ ہے کہ میں آج صبح بیٹھنے کے قابل ہو سکی ہوں۔"

میں کوچ پر بیٹھ گیا۔ اینجل ڈرنک بنا کر لائی اور گلاس میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے قریب ہی بیٹھ گئی۔

"اب بتاتے کیوں نہیں ؟" اس نے کہا۔

"کیا ۔۔۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ سیلی اور کریمر کے متعلق ؟"

"مجھے پہلے ہی شبہ تھا کہ تم صرف یہاں آنے کے لئے جواز پیدا کرنا چاہتے ہو۔"

"ایسی کوئی بات نہیں۔" میں نے کہا۔ "دراصل میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہیں بتاؤں کیا جبکہ حقیقت کچھ اور ہی ہے۔"

"کیا ؟" اینجل چونکی۔

"میں تم سے یہاں باتیں بنانے یا مفت میں تمہاری شراب پینے نہیں آیا ہوں۔" میں نے اپنی رسٹ واچ کی طرف دیکھا۔ "بات یہ ہے کہ میں ابھی دس منٹ میں اصلی قاتل کو گرفتار کرنے جا رہا ہوں۔ کیا تم بھی ساتھ آنا چاہتی ہو ؟"

"ذرا مجھے روکنے کی کوشش کر کے دیکھو۔" اینجل نے کہا پھر ایک گہری سانس لی۔ "کیا تم مجھے ابھی نہیں بتا سکتے۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ کسی سے نہیں کہوں گی۔"

"نہیں ابھی نہیں" میں نے جواب دیا "البتہ راستے میں بتانے کی کوشش کروں گا۔"

ہم دونوں فلیٹ سے باہر نکلے۔ میں نے اسے اگلی سیٹ پر بٹھایا پھر اسٹیئرنگ سنبھالتے ہوئے اپنی کار اسٹارٹ کی۔ شہر کے اندر ٹریفک کی وجہ سے گفتگو کرنے کا زیادہ موقع نہیں ملا۔ لیکن جب ہم شہری حدود سے باہر آ گئے تو میں نے کہا۔

"تمہیں پرسوں کی رات یاد ہے جب میں نے تم سے میک گریگر کے بارے میں سوالات کئے تھے؟"

"میں وہ رات بھلا بھول سکتی ہوں۔" اینجل نے ایک مرتبہ پھر اپنے ہیپ سہلائے۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ میک نے تمہیں کریمر کے ساتھ بےتکلف ہونے کے لئے کہا تھا۔"

"مجھے یاد ہے۔"

"اور تمہیں حیرت تھی کہ آخر کریمر کو میک کے اوپر وہ کیا گرفت حاصل ہے جس کی وجہ سے اس نے تم سے ایسے الفاظ کہے۔"

"ہاں۔ اور اب بھی میری حیرت کم نہیں ہوئی ہے۔" اینجل نے سنجیدگی سے کہا۔

میں نے اسے کریمر کی وہ داستان سنائی جو اس نے مجھے میک گریگر کے بارے میں بتائی تھی۔

"اوہ، یہ میک تو بہت ہی جھوٹا اور فریبی آدمی نکلا۔" سب کچھ سن کر اینجل نے کہا۔

"وہ اس سے ایک اور قدم آگے بڑھ کر قاتل بھی ہے۔"

"کیا؟" اینجل نے چونک کر کہا۔

"سیلی کریمر اور رارونگ کے تعلق کی کہانی شروع ہی سے بےبنیاد تھی۔" میں نے کہا۔ "یہ درست ہے کہ سیلی نے اس سے محبت کا ڈراما بھی کھیلا تھا ۔۔۔ جیسا کہ تم نے ان دونوں کو اس رات دیکھا بھی ۔۔۔ لیکن یہ محض ایک آڑ تھی اس شخص سے اپنے تعلق کو چھپانے کے لئے جس سے سیلی سچ مچ محبت کرتی تھی۔"

"تمہارا اشارہ میک گریگر کی طرف ہے؟"

"ٹھیک سمجھیں۔" میں نے جواب دیا اور کار کریمر کے مکان کے پچھلے دروازے پر روک دی۔

"ہم لوگ کچھ جلدی آ گئے ہیں۔" میں نے اترتے ہوئے کہا۔ "میک کے آنے میں ابھی آدھ گھنٹے کی دیر ہے۔ مجھے ابھی ایک خاص نکتے پر کلف وائٹ سے بات کرنا ہے۔ جب تک تم گھر میں چلو۔ میں ابھی پانچ منٹ میں آتا ہوں۔"

سیلی اندر چلی گئی تو میں کلف کے کمرے کی طرف بڑھا۔ کمرے میں روشنی تھی، اس کا مطلب تھا کہ وہ موجود ہے۔ میں نے دروازے پر دستک دی۔

چند لمحے بعد دروازہ کھلا۔ میک نے جھانک کر دیکھا۔

"کیا چاہتے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"تمہارے وقت کے چند منٹ۔" میں نے کہا۔ "کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ وہ تمہاری زندگی میں بڑی اہمیت رکھتی تھی؟"

"کون ۔۔۔ تم کس کی بات کر رہے ہو؟"

"مسز کریمر کی۔"

"مسز کریمر ایک چوہے کو بھی تکلیف دینا پسند نہیں کرتی تھی۔" کلف نے بڑے جذبے سے کہا۔ "وہ حقیقت میں ایک شریف خاتون تھی۔ گزشتہ رات اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کس قدر خوفزدہ ہے۔ لیکن وہ اس کا کوئی مداوا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اگر وہ پولیس کو اپنے شوہر کے بارے میں حقیقت سے آگاہ کر بھی دے تب بھی کوئی اس کی بات پر یقین نہیں کرے گا۔ ابھی ہم باتیں کر ہی رہے تھے کہ اس نے کریمر کو گھر میں جاتے دیکھا اور جلدی سے بھاگ گئی تاکہ اس کے شوہر کو گھر میں اس کی عدم موجودگی کا پتہ نہ چلے۔"

"بس یا کچھ اور؟"

"بس میں اتنا ہی جانتا ہوں۔"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے کوئی ترکیب چلنا پڑے گی۔" میں بولا۔ "لیکن بہتر ہوتا کہ مجھے کوئی ٹھوس شہادت مل جاتی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی ہوتی۔"

"اگر تم کہو تو میں تھوڑا سا جھوٹ بول سکتا ہوں۔" کلف نے بڑی آمادگی سے کہا۔

"شکریہ۔ مگر اس سے کام نہیں چلے گا۔" میں نے کہا اور مکان کی طرف چل دیا۔

وہ دونوں رہائشی کمرے میں بیٹھے تھے۔ میں اندر داخل ہوا تو کریمر مسکراتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

"تم سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی لیفٹیننٹ!" اس نے کہا۔ "ابھی اینجل مجھے تمہارے اخذ کردہ نتائج کے بارے میں بتا رہی تھی۔ مجھے امید ہے کہ یہ بات تمہاری ناراضگی کا موجب نہیں ہوگی۔ غالباً یہ کوئی سرکاری نوعیت کا راز وغیرہ تو نہیں ہوگا۔"

"نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "ویسے آج رات تم کل کے مقابلے میں بہت زیادہ مطمئن نظر آ رہے ہو۔"

"شکریہ۔" کریمر نے کہا۔ اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور وہ دوبارہ کوچ پر بیٹھ گیا۔ "مجھے یقین نہیں آتا کہ میک گریگر ایسا کر سکتا ہے۔ بظاہر یہ ناممکن امر معلوم ہوتا ہے۔"

"تمہاری اس دلچسپ کہانی کی طرح جو تم نے مجھے میک کے چھ ماہ تک دشمن کا قیدی رہنے کے بارے میں سنائی تھی۔ میرا خیال ہے کہ اس موقع پر تم سب دوستوں نے مل کر اسے جو تمغہ دیا تھا وہ ایک قابل تعریف اقدام تھا۔"

"اوہ، وہ کہانی۔" کریمر شرمندہ سا ہو کر بولا۔ "مجھے بالکل امید نہیں تھی کہ تم نے اسے سنجیدگی سے قابل توجہ سمجھا ہوگا۔ میں نے تو خود اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے مذاق کیا تھا۔"

"اور اینجل نے میک کے بارے میں جو بتایا تھا کہ وہ تمہیں اس لئے لڑکیاں سپلائی کرنے پر مجبور ہے کہ تم اسے بلیک میل کر رہے ہو۔ غالباً یہ بھی کوئی مذاق ہی تھا؟" میں نے کسی قدر طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ بالکل سچ تھا۔" اینجل جلدی سے بولی۔

"لیکن ابھی کریمر نے تسلیم کیا ہے کہ اس نے میک کو بلیک میل کرنے کے بارے میں جو کہانی سنائی تھی، وہ محض مذاق تھی۔ اور اگر یہ مذاق تھا تو پھر وہ کیا چیز رہ جاتی ہے جس سے کریمر میک کو لڑکیاں لانے پر مجبور کر سکتا تھا؟"

اینجل کی سیاہ آنکھوں میں سختی کے تاثرات ابھرے۔

"اگر میک کے متعلق یہ سب کچھ درست نہ تھا تو تم راستہ بھر یہ راگ کیوں الاپتے رہے؟" اس نے پوچھا۔

"میں نے سوچا کہ یہ باتیں تمہیں خاصی دلچسپ معلوم ہوں گی اور تم ان سے لطف اندوز ہو گی۔" میں نے جواب دیا۔ "تم آج رات بہت خوبصورت معلوم ہو رہی تھیں۔ پتہ ہے اس وقت تمہیں دیکھ کر مجھے کیا محسوس ہو رہا ہے؟"

"نہیں۔" اینجل نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا ہر انداز کسی ایسی لڑکی سے مماثلت رکھتا ہے جسے جلد ہی دلہن بننے کی توقع ہو۔" میں ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا۔ "یہ تو بتاؤ کہ تم لوگ شادی کب تک کر رہے ہو؟"

"میں تمہاری باتیں سمجھنے سے قاصر ہوں۔" کریمر نے کہا۔ بظاہر ایسا نہیں معلوم ہو رہا تھا لیکن میرا خیال تھا کہ وہ اندر سے کہیں زیادہ مضطرب ہے۔

"حالانکہ اس میں کوئی الجھن نہیں ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "تمہیں اینجل کو حاصل کرنے کی کچھ نہ کچھ قیمت تو ادا کرنا ہی تھی۔"

"کیا تم مجھے اسی لئے اپنے ساتھ یہاں لائے تھے کہ میری توہین کرو۔" اینجل بولی۔

"نہیں۔ بات اس سے کہیں زیادہ گہری ہے۔ اب جبکہ سیلی کو بڑی ہوشیاری سے راستے سے ہٹا دیا گیا ہے تم دونوں کی شادی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ پھر اس طرح کریمر کو یہ اطمینان بھی حاصل ہے کہ سیلی اس کے خلاف یہ بیان نہیں دے سکے گی کہ طیارے میں ٹائم بم کریمر ہی نے رکھا تھا۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے وہیلر! بہتر ہے کہ تم کسی پاگل خانے سے رجوع کرو۔" اینجل بولی۔

"نہ میرا دماغ خراب ہے نہ تمہارا بلکہ حقیقت میں جو شخص اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے وہ کریمر ہے۔" میں نے کہا۔

"گویا اب تم یہ دور از کار نظریہ کھوج کر لائے ہو کہ میں سیلی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔" کریمر بولا۔ "یوں تو ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ جو رائے چاہے قائم کرے خواہ وہ کتنی ہی احمقانہ کیوں نہ ہو لیکن تم اپنے نظریئے کو کسی ٹھوس ثبوت سے تقویت پہنچانے کی کوشش کرو تو زیادہ بہتر ہے۔"

"ضرور۔ کس قسم کا ثبوت چاہتے ہو؟"

"مثلاً وہ ٹائم بم اس وقت پھٹنے کے لئے سیٹ کیا گیا تھا جب میں ہوائی جہاز اڑا رہا ہوتا۔ اگر تم نہ آ گئے ہوتے تو ہوفنر کے بجائے میں طیارہ کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ کون شخص خود اپنے آپ کو ختم کرنا چاہتا ہے؟"

"تم ختم ہو جاتے سوائے اس صورت کے کہ تمہیں بذات خود بم کے طیارے کے اندر موجود ہونے کا حال معلوم ہوتا۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ "اور تم یا تو اسے بیکار کر دیتے یا اسے جہاز سے باہر پھینک دیتے کہ وہ فضا میں پھٹ جاتا۔ تم بھی بچ جاتے اور اپنی جگہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ شبہ بھی پیدا ہو جاتا کہ کوئی تمہیں مارنا چاہتا تھا لیکن تمہاری نگاہ بم پر پڑ گئی اور تم بچ گئے۔"

"میں اب بھی یہی سمجھتا ہوں کہ تمہارا دماغ چل گیا ہے۔" کریمر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ذرا یہ تو بتاؤ کہ میں نے طیارے میں بم کس طرح رکھا؟"

"اینجل کی مدد سے۔" میں نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔ "کلف وائٹ نے تم دونوں کو ہینگر سے باہر آتے دیکھا بھی تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ اسے تمہاری رومانی ملاقات ہی سمجھا۔ کون یہ تصور کر سکتا ہے کہ کوئی شخص خود اپنے طیارے میں بم رکھ سکتا ہے اور وہ بھی اس وقت پھٹنے کے لئے جب وہ خود طیارہ چلا رہا ہو۔"

"تمہاری باتیں سن سن کر میرے سر میں درد ہونے لگا ہے۔" کریمر کھڑا ہو گیا۔ "میں کچھ پیئے بغیر یہ بکواس نہیں سن سکتا۔"

وہ کمرے کے ایک گوشے میں بنے ہوئے بار کاؤنٹر تک گیا، الماری کھولی، پھر خود ہی بڑبڑایا۔ "اس گھر میں کبھی کوئی چیز وقت پر اپنی جگہ نہیں ملتی۔ اب مجھے ذخیرے سے برن کی ایک بوتل لانی پڑے گی۔"

وہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"وہیلر!" اینجل نے نرمی سے پوچھا۔ "کیا تم یہ باتیں سنجیدگی سے کر رہے تھے؟"

"ہنی۔" میں نے جواب دیا۔ "یہ تو تمہیں مجھ سے زیادہ بہتر معلوم ہونا چاہیئے۔ تم نے اسے طیارے میں بم رکھنے میں مدد دی اور بظاہر یہ سودا برا بھی نہیں تھا کیونکہ اس کے معاوضے میں تم ایک لکھ پتی کی بیوی بننے کی توقع رکھتی تھیں۔"

اسی وقت کریمر برن کی ایک بوتل لئے کمرے میں واپس آ گیا۔ گلاس میں شراب انڈیلی اور کوچ پر آ بیٹھا۔

"ابھی میں بوتل لینے گیا تو مجھے خیال آیا کہ اگر تمہارے نظریئے کو درست مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے جانتے بوجھتے اپنے ایک بہترین دوست کو موت کا شکار ہو جانے دیا۔" وہ بولا۔

"مجھے یقین ہے کہ تمہارے ضمیر پر اس کا بوجھ ہوگا۔ لیکن اپنی ذاتی اغراض اور فائدے پر دوستوں کو قربان کر دینا کوئی نئی بات تو نہیں۔"

"تمہارے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہے۔" کریمر نے ناگواری سے کہا۔ "لیکن یہ تو بتاؤ کہ بم پھٹنے کے بعد میرا پلان کیا تھا؟"

"تم نے پوری کوشش کی کہ پولیس کو تمہاری بیوی اور ارونگ کے تعلقات کے بارے میں معلوم ہو جائے۔" میں نے کہا۔ "اور اس معاملے میں بھی اینجل نے تمہاری خاطر خواہ مدد کی۔ اسی نے وہ داستان گڑھی تھی کہ کس طرح اس نے رات کی تاریکی میں سیلی اور ارونگ کو ملتے دیکھا۔ تمہارے لئے صرف ایک ہی خطرہ تھا کہ میں کہیں تم دونوں کے رومان سے واقف نہ ہو جاؤں۔"

"میں اس گفتگو سے بور ہونے لگی ہوں۔" اینجل نے کہا۔ "کیا اب ہم کسی اور موضوع پر گفتگو نہیں کر سکتے؟"

"کہنے کے لئے اب کچھ زیادہ رہا بھی نہیں ہے۔" میں بولا۔ "گھر میں ایک پولیس سارجنٹ کی موجودگی اور شیرف کے آفس کی اس کوشش کے پس منظر میں کہ وہ کون تھا جس نے کریمر کو بم سے اڑانا چاہا تھا، کریمر کو ایک بہترین موقع فراہم کر دیا کہ وہ اپنی بیوی کو قتل کر دے اور بعد میں حقیقت کے برعکس بیان دیتے ہوئے یہ ظاہر کرے کہ خود اس کی بیوی اسے قتل کرنے کے ارادے سے آئی تھی۔"

"میں تم سے بحث نہیں کروں گا وہیلر! کیونکہ تم پاگل ہو چکے ہو۔" کریمر نے کہا۔ اس کی حالت سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بڑی مشکل سے خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے۔

"کیا تم اپنی بات ختم کر چکے لیفٹیننٹ!" اینجل نے پوچھا۔

"تمہارے خیال میں یہ کافی نہیں ہے!" میں نے کہا۔

"محض بکواس۔" کریمر نے غصے سے کہا۔ "میں نے ایسی بکواس اپنی پوری زندگی میں نہیں سنی۔ تمہاری اتنی ہمت کہ تم میرے سامنے کھڑے ہو کر مجھ پر الزام لگا رہے ہو کہ میں نے اپنے دوست کو دانستہ موت کے حوالے کر دیا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تمہارے چہرے کا حلیہ بگاڑ دوں۔"

"آئینہ دیکھو کریمر!" میں نے کہا۔ "پھر اس میں جو چہرہ نظر آئے اس کا حلیہ بگاڑو، کیونکہ وہی اس کا اصل مستحق ہے۔"

"میرے گھر سے نکل جاؤ۔" کریمر غصے میں چیخا۔ "ابھی، اسی وقت۔ ورنہ پھر جو کچھ بھی ہوگا اس کی ذمے داری مجھ پر نہیں، تم پر ہوگی۔"

"تمہیں ایک اور بات کا احساس بھی نہیں ہے کریمر!" میں نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔ "تم نے زندگی بھر کے لئے ایک مصیبت مول لے لی ہے۔ اور وہ مصیبت ہے سرخ بالوں والی عورتیں — تم آئندہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ وہ ہمیشہ تمہیں سیلی کی یاد دلاتی رہیں گی۔ اور تم خواہ دنیا کے کسی گوشے میں چلے جاؤ، یہ یاد تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔"

کریمر اچھل کر کوچ سے کھڑا ہو گیا اور جوش میں بھرا ہوا مجھ پر حملہ آور ہوا۔ اس کے ہاتھ اس انداز میں آگے پھیلے ہوئے تھے کہ جیسے وہ میرا گلا دبوچنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کے ہاتھوں کی زد سے بچتے ہوئے اس کے کوٹ کا کالر پکڑ کر دو تین زبردست جھٹکے دیئے۔ اس کا توازن بگڑ گیا۔ میں نے اسے چھوڑا تو وہ لڑکھڑاتا ہوا فرش پر گرا۔ اور اتنی زور سے کہ چند لمحوں کے لئے وہیں پڑا رہ گیا۔

"کریمر!" اینجل چیخی۔ "رک جاؤ۔ حماقت نہ کرو۔ تم بالکل وہی کر رہے ہو جو کہ وہیلر چاہتا ہے کہ تم کرو تاکہ اسے تم پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل جائے۔"

کریمر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔ غصے نے اس کے چہرے کو اس قدر بگاڑ دیا تھا کہ یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ ابھی چند لمحے پہلے جو شخص کوچ پر بیٹھا تھا وہ یہ ہی تھا۔ وہ بڑی نفرت بھری نظروں سے مجھے گھور رہا تھا۔ اس نے اینجل کی بات سنی ان سنی کر دی اور مجھ سے مخاطب ہوا۔

"معلوم ہوتا ہے مجھے تمہیں بھی سبق سکھانا پڑے گا وہیلر!" اس نے کہا اور اپنے کوٹ کی جیب سے ایک عجیب ساخت کا پستول نکالا۔ "تم لوگ اس وقت تک باز نہیں آتے جب تک تمہیں اس بات کی قرار واقعی سزا نہ دے دی جائے۔ کوئی شخص میرے راستے کا پتھر نہیں بن سکتا۔ تمہیں یہ بات بہت پہلے سمجھ لینا چاہیئے تھی۔"

"خدا کے لئے ایسا مت کرو۔" اینجل چیخی۔

"میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔" کریمر غرایا۔ "ورنہ میں تمہیں بھی شوٹ کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔"

"اینجل! تم درمیان میں دخل مت دو۔" میں نے کہا۔ "دیکھ نہیں رہی ہو کہ اس کے ہاتھ میں راکٹ پستول ہے جو بڑا تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ غالباً جب یہ بربن کی بوتل لینے گیا تھا تو تہہ خانے سے پستول بھی لیتا آیا تھا۔"

کریمر اینجل کو نفرت بھری نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"تم کسی طوائف سے بھی زیادہ ذلیل ہو، تمہیں سسک سسک کر مرتے دیکھنا میرے لئے بڑا مسرت بخش نظارہ ہوگا۔" وہ بولا۔

اینجل سہم کر ایک جانب سمٹ گئی۔ ٹھیک اسی وقت دروازے پر آہٹ ہوئی اور کلف وائٹ کمرے میں داخل ہوا۔ کریمر اسے دیکھتے ہی اس طرح کھڑا ہو گیا کہ وہ بیک وقت سب کو اپنے پستول کی زد میں رکھ سکے۔ کلف بہت آہستہ مگر مستقل مزاجی سے کریمر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اس سے چند قدم کے فاصلے پر رہ گیا۔

"اچھی بات ہے۔" کریمر نے دانت پیسے۔ "پہلے تم ہی سہی۔ دیکھو کہ میرے پستول سے نکلا ہوا راکٹ کس طرح تمہاری آنتوں اور انتڑیوں کو آہستہ آہستہ جلاتا ہے۔"

اس نے پستول کی نال کلف کی طرف اٹھائی۔ میں نے پھرتی سے اپنا اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور نکال لیا۔ کلف نے اچانک ایک جست لگائی اور کریمر کا پستول والا ہاتھ پکڑ کر پوری قوت سے دوسری طرف

مور کا گوشت

یہ سنہ تقسیم ہند سے پہلے کا ذکر ہے۔ میں ایک دوست سے ملنے کے لئے دہلی گیا۔ میرے دوست عمدہ کھانوں کا بہت ہی ستھرا مذاق رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا۔ کھانا بہت ہی لذیذ تھا۔ کوفتے سامنے آئے، میں نے ایک اٹھایا اور جب اسے منہ میں ڈالا، تو عجیب ہی لطف آیا۔ دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ اس لئے میں نے کوفتوں کے کھانے میں ذرا تکلف سے کام لیا۔ ورنہ دل یہ چاہتا تھا کہ کھائے چلا جاؤں۔ جب سب لوگ چلے گئے، تو میں نے اپنے دوست سے کہا: "یار کوفتے تو اور منگاؤ، ابھی جی نہیں بھرا۔" کوفتے اور منگوائے گئے، میں نے پوچھا: "اتنا لذیذ گوشت کس جانور کا ہے؟" دوست نے جواب دیا۔ "یہ کوفتے مور کے گوشت کے ہیں۔ ان کے کھانے میں ذرا اعتدال سے کام لیں، مور کا گوشت نہایت گرم ہوتا ہے۔"

کر دیا۔ میں نے اپنے ریوالور سے کریمر کے سینے کا نشانہ لیا۔ اور پھر ایک لمحے میں سب کچھ ہو گیا۔ کریمر کی انگلی یقیناً پستول کی لبلبی پر پورا دباؤ ڈال رہی تھی۔ جیسے ہی کلف نے اس کا ہاتھ دوسری طرف کیا ٹرائگر دب گیا۔ ادھر میرا ریوالور بھی چل چکا تھا۔ ایک ساتھ دو دھماکے ہوئے۔ پھر ایسی سرسرانے کی آواز آئی جیسے تپتا ہوا لوہا پانی میں ٹھنڈا کیا جائے۔ اور اسی کے ساتھ اینجل کے منہ سے ایک انتہائی تکلیف دہ چیخ بلند ہوئی۔ میری دو گولیاں کھا کر کریمر فرش پر گر گیا اور دوسری طرف اینجل جو بدقسمتی سے کریمر کے راکٹ کی زد میں آ گئی تھی اپنا پیٹ پکڑے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔ سنسنانے کی آواز بدستور اس کے پیٹ سے آ رہی تھی۔ راکٹ کے بارود نے اس کی آنتوں کو سلگا دیا تھا۔

میں یہ سب کچھ ایک سکتے کے عالم میں اس طرح دیکھنے میں محو تھا کہ مجھے کلف کے قریب آنے کی آہٹ تک سنائی نہیں دی۔ اس کا احساس مجھے اس وقت ہوا جب اس نے میرے ہاتھ سے ریوالور چھین لیا اور پھر اس سے پہلے کہ میں اس کے مقصد سے آگاہ ہو سکتا وہ تڑپتی ہوئی اینجل کے قریب پہنچ کر گھٹنوں کے بل جھکا اور اس کی کنپٹی پر ریوالور کی نال رکھتے ہوئے ٹرائگر دبا دیا۔

پندرہ منٹ بعد میں اور کلف گیرج کے پاس کھڑے ہوئے شیرف اور ایمبولینس کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔

"راکٹ ایک مرتبہ جسم میں گھس جائے تو پھر تم اس کی لگائی ہوئی آگ کو بجھا نہیں سکتے۔" کلف نے آہستہ سے کہا۔ "اینجل کے لئے یہی بہتر تھا کہ وہ سسک سسک کر مرنے کے بجائے یکبارگی ختم ہو جائے۔"

"شاید تم ٹھیک کہتے ہو۔" میں نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور۔ پوچھو۔"

"کریمر نے کہا تھا کہ اس نے بم کا ٹائم سیٹ کرنے کے لئے ایک سستی قسم کی ٹائم پیس استعمال کی تھی۔" میں نے کہا۔ "لیکن ٹائم پیس کی آواز تو کافی تیز ہوتی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس کی ٹک ٹک بآسانی سنی جا سکتی ہے۔"

"ہاں۔ لیکن جہاز کے انجن کے شور میں یہ آواز دب بھی سکتی ہے۔" کلف نے جواب دیا۔

"یہ ممکن ہے۔" میں نے تسلیم کیا۔ "لیکن کریمر اور اینجل نے ٹائم بم رات کے دو تین بجے کے درمیان طیارے میں چھپایا تھا۔ چنانچہ جس شخص نے بعد میں طیارے کے انجن وغیرہ کو چیک کیا تھا — جبکہ طیارے کا انجن اسٹارٹ بھی نہ تھا — تو کیا تمہارے خیال میں وہ شخص ٹائم پیس کی ٹک ٹک نہیں سن سکا ہوگا؟"

"میرا خیال ہے کہ اس نے ٹائم پیس کی آواز سن لی ہوگی۔" کلف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"میں سوچ رہا ہوں کلف! کہ شاید میرا اندازہ درست ہو۔" میں بولا۔ "اور اگر ایسا ہے تو کیا وہ شخص طیارے سے بم نہیں نکال سکتا تھا۔ کم از کم وہ اتنا احمق تو نہیں تھا کہ اسے پتہ ہی نہ چلا ہو کہ یہ کیا چیز ہے۔ پھر یقیناً اس نے ٹائم پیس میں وہ وقت بھی دیکھ لیا ہوگا جس وقت بم کو پھٹنا تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ آنے والی صبح کو کریمر اور اس کے دوست کس ترتیب سے طیارہ اڑانے والے ہیں۔ چنانچہ اسے یہ جاننے کے لئے بھی ذہن پر کچھ زیادہ زور نہیں دینا پڑا ہوگا کہ وہ بم کس کے لئے رکھا گیا ہے۔"

"بے شک یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی جو سمجھ میں نہ آ سکے۔" کلف نے کہا۔

"تب پھر اس نے کیا کیا۔ بم کو ناکارہ کرنے یا طیارے سے نکال پھینکنے کے بجائے اس نے اسے وہیں کیوں چھوڑ دیا؟"

"اس لئے کہ آدمی قدرت کے کاموں میں دخل دینے والا کون ہوتا ہے۔" کلف نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "آجکل دنیا میں جو فساد پھیلا ہوا ہے اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ قدرت کی مرضی اور منشا کے خلاف اپنی ٹانگ اڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔"